﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی إسرائیل: ٨٠)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۲ جمعہ ۵ مئی ۱۹۹۵ء شمارہ ۱۸

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے

"آج عید الضحیٰ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینے میں آتی ہے، جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک سر کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے۔ جس پر اسلامی مہینہ یا زمانہ کا خاتمہ ہے اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیحؑ سے بہت مناسبت ہے۔ وہ مناسبت کیا ہے؟ ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپؐ کا وجود باجود اور وقت بعینہ گویا عید الضحیٰ کا وقت تھا۔ چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپؐ نبی آخر الزمان تھے اور یہ مہینہ بھی آخر الشہور ہے، اس لئے اس مہینہ کو آپؐ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

دوسری مناسبت، چونکہ یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دنبہ ذبح کرتے ہو، ایسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے، جب آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید اضحیٰ وہی تھی اور اسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔

یہ قربانیاں اس کالب نہیں، پوست ہیں۔ روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانے میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیشات قرار دئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں۔ مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں اور یہ ایسا مسرت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے........ الغرض ہر قسم کے کھیل کود، لہو ولعب کا نام عید سمجھا گیا ہے، مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔

درحقیقت اس دن میں بڑا سر یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباء واعزا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے، کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں، تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو ولعب کے روحانیت کے کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عید الاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں، مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الروح ہے۔ مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں، ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس! کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور امتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں، ان کی حقیقت اس امت مرحومہ نے دکھلائی ہے"۔

(ملفوظات جلد اول [طبع جدید] صـ ۳۲۶، ۳۲۷)

مختصرات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ دنوں یورپ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ حضور انور ۷ اپریل کو لندن سے روانہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فرانس اور سپین کا تفصیلی دورہ مکمل فرمانے کے بعد ۲۰ اپریل کی رات کو نو بجے کے قریب خیریت سے واپس لندن تشریف لے آئے۔ حضور انور کی لندن سے غیر حاضری کے دوران پہلے سے ریکارڈ شدہ پروگرام دوبارہ ناظرین کی خدمت میں پیش کئے جاتے رہے۔ اور واپسی کے ساتھ ہی نئے پروگراموں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

گزشتہ ایک ہفتہ کے پروگراموں کا مختصر اشاریہ پیش خدمت ہے۔

۱۵ اپریل بروز ہفتہ:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے بچوں کی کلاس لی۔ اس میں سب سے پہلے بچوں سے سترہ آیات سنیں۔ اس کے بعد لڑکوں اور لڑکیوں کے مابین بیت بازی کا مقابلہ کروایا۔

۱۶ اپریل بروز اتوار:

چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں انگلستان سے باہر تشریف لے گئے ہوئے ہیں اس وجہ سے ۱۳ جنوری ۱۹۹۵ء کا پروگرام "ملاقات" دوبارہ دکھایا گیا۔

۱۷، ۱۸ اپریل بروز سوموار، منگل:

ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۱۷ اور ۱۸ دوبارہ دکھائی گئیں۔

۱۹، ۲۰ اپریل بروز سوموار، منگل:

ان دو دنوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا ترجمہ سکھاتے ہیں۔ اس لئے حضور انور کی ترجمۃ القرآن کی کلاس نمبر ۱۷ اور ۱۸ دوبارہ پیش کی گئیں۔

۲۱ اپریل بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ عمومی سوال وجواب کی مجلس ہوئی جس میں مندرجہ ذیل سوالات کئے گئے جن کے جوابات حضور انور نے عنایت فرمائے:

(۱) حضرت مسیحؑ کی قبر کے رخ کے بارہ میں وضاحت کہ اس قبر کے اوپر جو عمارت ہے وہ بعد میں بنائی گئی ہے۔ اس میں قبر کا رخ شمالاً جنوباً دکھایا گیا ہے۔ لیکن اس عمارت کے اندر نچلے حصہ میں جو اصل قبر ہے اس کا رخ یہودیوں کے طریق کے مطابق شرقاً غرباً ہے۔

(۲) کیا مردہ کی روح، زندہ لوگوں کے اعمال سے آگاہ ہوتی ہے۔ اور کیا یہ مردہ لوگ ہم زندہ لوگوں کو دیکھ سکتے ہیں؟

(۳) اگر موت خدا تعالیٰ کے حکم اور فیصلہ سے آتی ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ بیمار ہونے پر ہم کیوں موت سے بچنے کے لئے علاج کرواتے ہیں؟

(۴) انسان کا شخصی اور ذاتی ارتقاء تو مرنے کے بعد بھی جاری رہے گا لیکن کیا نوعی لحاظ سے بھی انسان اس دنیا میں ارتقاء کی منازل طے کرتا جائے گا یا یہ ارتقاء رک جائے گا؟

(۵) اللہ تعالیٰ نے عورت کو تخلیق کے میدان میں ایک بہت ہی اہم مقام عطا فرمایا ہے۔ یہ انسانی نسل کو جنم دیتی ہے۔ آج کل مغربی ممالک کے سائنس دان عورت کا متبادل ڈھونڈنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کیا مغربی ممالک کے لوگ عورت کے اس عزت کے مقام کو چھیننے میں کامیاب ہو سکیں گے؟

(۶) بی بی سی ٹیلی ویژن میں ایسٹ (East) کے نام سے ایک تفصیلی پروگرام Blasphemy Law in Pakistan کے بارہ میں جو حال ہی میں نشر ہوا ہے جس میں جماعت احمدیہ کا بھی تفصیلی ذکر ہے۔ مولانا اعظم طارق صاحب کے شیعوں کے بارہ میں ایک بیان کا بھی اس میں ذکر آیا ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ان شیعوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اسمبلی میں ایک بل کے ذریعہ یہ فیصلہ کروانا چاہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی بے عزتی کرنے کی سزا بھی موت ہوگی۔ اس طرح ان کا راستہ بند کرایا جائے گا۔ اس خبر پر اس سے پیدا ہونے والے ضمنی سوالات پر حضور انور کا تفصیلی تبصرہ۔

(۷) آج کل سعودی عرب میں پاکستانیوں کو ڈرگ سمگل کرنے کے جرم میں ہر جمعہ کے روز موت کی سزا دی جاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ قاتل کے لئے تو اسلام میں موت کی سزا رکھی گئی ہے۔ کیا اور بھی ایسے جرائم ہیں جن کی سزا قتل ہو سکتی ہے؟

(ع - م - ر)

ادارہ الفضل کی طرف سے تمام قارئین کو عیدالاضحیہ مبارک ہو

اداریہ

قربانیوں کی عید

یہ حج کے بابرکت ایام ہیں۔ دنیا بھر سے لاکھوں خوش نصیب افراد بیت اللہ اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت اور مناسک حج کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ میں جمع ہیں۔ حج پانچ ارکان اسلام میں سے ایک بنیادی رکن ہے۔ قرآن و سنت سے ثابت ہے کہ وہ شخص جسے حج مبرور کی سعادت حاصل ہو اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ دس ذی الحجہ کو حجاج کرام منیٰ کے میدان میں جانوروں کی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ اسی روز (یعنی دس ذی الحجہ کو) دنیا بھر کے مسلمان عیدالاضحیہ مناتے ہیں جسے قربانی کی عید بھی کہا جاتا ہے۔

حج ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ یہ محض چند ظاہری رسوم بجالانے کا نام نہیں بلکہ اس کے تمام ارکان اپنے اندر گہری حکمت رکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے۔ اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دور کر دیتے ہیں، سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے اور روح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے ...."۔

پس منیٰ کے میدان میں جو جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور عیدالاضحیہ کے موقعہ پر دنیا بھر میں کثرت سے جانوروں کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ اس کا بھی ایک اعلیٰ مقصد ہے جسے ہمیشہ پیش نظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ اگر اسے فراموش کر دیا جائے تو پھر ان ظاہری قربانیوں کی حیثیت محض ایک رسم کی ہوگی اور اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ "اللہ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا لیکن اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے" پس ایسی قربانیاں جو تقویٰ سے خالی ہیں وہ عبث اور بے کار ہیں۔ اس روز مسلمانوں کی طرف سے جانوروں کی قربانی اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ جس طرح ہم نے اس جانور کو خدا کے حکم کے تابع اس کی رضا کی خاطر قربان کیا ہے اسی طرح ہم اپنی تمام نفسانی خواہشات اور جذبات پر موت وارد کر کے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرتے ہیں اور اگر اس کی رضا کی خاطر ہمیں کبھی جان کی قربانی بھی پیش کرنی پڑے تو اس سے ہرگز دریغ نہیں کریں گے۔

یہ وہ پیغام ہے جو قربانیوں کی یہ عید ہمیں یاد دلاتی ہے۔ اور یہی دراصل حقیقت اسلام ہے۔ کیونکہ سچا مسلمان وہ ہے جو اپنی ساری قوتوں اور طاقتوں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اپنی خواہشات اور ارادوں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کے احکامات کا پابند اور مطیع ہو جائے۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے اوپر وارد کر لینا اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا۔ نہ کسی اور بنا پر"۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا ☆☆ ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

لیکن اگر کوئی شخص اپنے ارادوں، اپنی خواہشوں، اپنے دوستوں، اپنے ملکی رسم و رواج، قومی عادات، کسی کے دباؤ یا سوسائٹی اور برادری کے اصولوں کو مقدم کرتا ہے اور الٰہی قوانین اور فرامین کی پرواہ نہیں کرتا تو ایسا شخص قربانی کی حقیقت اور اس کی غرض و غایت سے ناواقف ہے اور اس کا جانور ذبح کرنا اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ پس قربانیوں کی اس عید کے موقع پر آیئے ہم سب اپنے دلوں کے اندر جھانکیں اور جائزہ لیں کہ کیا ہم واقعی دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں؟ کیا ہم اپنے روزمرہ کے معاملات میں خدا تعالیٰ کی رضا کو ہر دوسری چیز پر ترجیح دیتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو مبارک ہو کہ ایسے ہی لوگوں کے لئے خدا کے کلام میں عظیم الشان اور ابدی راحت اور آسائش اور فوز عظیم کا وعدہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"ابراہیم علیہ السلام اسلام کی وجہ سے دنیا میں معزز و مکرم ہوئے .... مسلمان بنو۔ اَسْلِمْ کی آواز پر اَسْلَمْتُ کا جواب عمل سے دو۔ دوست احباب، رشتہ داروں اور عزیزوں کو نصیحت کرو کہ اسلام اپنے عمل سے دکھاؤ۔ تمہیں خدا تعالیٰ نے بہت عمدہ موقع دیا ہے کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے وقت پر آیا جو راستبازوں کا پورا نمونہ ہے اور تم میں موجود ہے۔ وہ تم سے بھی چاہتا ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ اس پر عمل کروگے تو ناکام نہ رہوگے۔ مومن کبھی ناشاد نہیں رہ سکتا بلکہ سدا ہی بہشت میں رہتا ہے۔ اس کو دو بہشت ملتے ہیں۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی"۔

احادیث النبی ﷺ

● ■ عَنْ جُنْدَبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شَہِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ صَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ فَلْیَذْبَحْ مَکَانَہَا اُخْرٰی وَمَنْ لَمْ یَذْبَحْ فَلْیَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰہِ - (بخاری کتاب التوحید۔ باب السوال باسماء اللہ تعالیٰ والاستعاذة بہا)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عیدالاضحیٰ کے دن دیکھا کہ پہلے آپؐ نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ اب بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔

● ■ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِیْدَ الْاَضْحٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ اُتِیَ بِکَبْشٍ فَذَبَحَہٗ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُمَّ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَنْ مَنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ - (ترمذی کتاب الاضحٰی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے آپؐ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے، جو قربانی نہیں کر سکتے۔

دشمن نے دل کی دیوار گرادی ہے
گھومنے پھرنے کی امشب آزادی ہے
کس نے زخموں کی زنجیر ہلادی ہے
درباں دیکھ کوئی باہر فریادی ہے
زخم نے ہنس کر بگڑی بات بنادی ہے
جینا بھی شادی، مرنا بھی شادی ہے
دشت نے چاہا تھا اس کو تسلیم کرے
پھول نے اس کی یہ خواہش ٹھکرادی ہے
جس کی خاطر رو رو جی ہلکان کیا
عہد نے وہ آواز ہمیں لوٹادی ہے
فرصت ہو تو اب اس کی پہچان کرو
ہم نے پلکوں سے تصویر بنادی ہے
دل کی دلی کے کھنڈرات ہیں مقتل تک
اس سے پرے آبادی ہی آبادی ہے
کل کو آج کے آئینے میں دیکھا ہے
تم نے ماضی کو امسال سزا دی ہے
آنکھ سمندر ـــ سینہ اک پیاسا صحرا
ان دونو کا روگ بہت بنیادی ہے
"سچی باتوں" سے ناحق بدنام ہوا
عشق بھی عبدالماجد دریا بادی ہے
مضطر جاؤ نا اس سے مل آؤ
سچائی اس دھرتی کی شہزادی ہے

(محمد علی)

(دوسری قسط)

اردو ادب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(امین اللہ خان سالک)

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادب کی ایک عظیم خصوصیت یہ ہے کہ اردو زبان میں رنگ جمالیت پیدا کیا اور ادب کو الٰہیات اور اخلاقیات سے ایسا ہم آہنگ کیا جس کی نظیر لانے سے پہلے ادباء محروم رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا کلام پُرمعارف اور حقائق کا مرقع ہے۔ رطب و یابس کی جگہ ظرائف ادبیات استعمال کئے اور زبان کو جامہ حقیقت پہنایا۔

ذرا حضور علیہ السلام کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

"غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ کہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ کہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ کہ خودپسندی سے تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخکنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری سے اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خودپسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے"۔

(کشتی نوح ۔ ۲۳، ۲۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اردو ادب میں کئی ایک تراکیب، محاورات اور استعارات کا بھی مفید اضافہ کیا ہے۔ مثلاً "الہام نمائی"، "یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا" (کشتی نوح)

"عقل عجیب، دین قویم، مصنوعات عالیہ، فہم مستقیم" وغیرہ (براہین احمدیہ)

"مکالمہ مخاطبہ سے مشرف"، "مسند رسالت کو عزت بخشی" وغیرہ (پیغام صلح)

"جواں مرد نبی، زندہ نبی" وغیرہ (سراج منیر) وغیرہ۔

آیئے اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منظوم نگارشات پر بھی ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں۔ اس سے قبل اس امر کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدائے واحد و یگانہ سے روشناس کرانے، حضرت خاتم النبیینؐ کا مقام سمجھانے اور افضل الکتب قرآن مجید کی عظمت و شوکت قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ یہی آپ کا مقصد و مرام تھا۔ اسی کی ترویج و اشاعت میں آپ نے تمام عمر بسر کی اور اسی مقصد و مرام کا علمبردار آپ کا ادب ہے۔

خداتعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ایک خاص حسین اور مؤثر انداز بیان عطا فرمایا تھا جسے بروئے کار لاتے ہوئے آپ نے اپنے نظریات و عقائد کی شب و روز اشاعت کی اور ایک عظیم الشان کامیابی حاصل کی۔

آپ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

—○○—

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

—○○—

آؤ عیسائیو ادھر آؤ
نور حق دیکھو راہ حق پاؤ
جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں
کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ

—○○—

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمہ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

—○○—

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چشمہ خورشید میں موجیں تیری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تیری چمکار کا
چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

—○○—

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم

—○○—

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سے نہ پایا ہم نے
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شور محشر تیرے کوچہ میں مچایا ہم نے

—○○—

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی
لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

—○○—

مجھے اس یار سے پیوند جاں ہے
وہی جنت وہی دارالاماں ہے

—○○—

کہاں تک حرص شوق مال فانی
اٹھو ڈھونڈو متاع آسمانی
کہاں تک جوش آمال و امانی
یہ سو سو چھید ہیں تم میں نہانی
تو پھر کیونکر ملے وہ یار جانی
کہاں غربال میں رہتا ہے پانی

—○○—

زندگی بخش جام احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا نام احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمدؑ ہے

—○○—

اس زمانے میں جہاد بالسیف سے منع فرماتے ہوئے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ مندرجہ ذیل اشعار میں کھینچتے ہیں:۔

اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی
وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
حمق آ گیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آ گیا ہے دل میں حلاوت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ، سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے اک قشر حقیقت نہیں رہی
مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

—○○—

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

—○○—

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے
مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بتایا
اب آسماں کے نیچے دین خدا یہی ہے

—○○—

جگر کا ٹکڑا مبارک احمد جو پاک شکل اور پاک خو تھا
وہ آج ہم سے جدا ہوا ہے ہمارے دل کو حزیں بنا کر
کہا کہ "آئی ہے نیند مجھ کو" یہی تھا آخر کا قول لیکن
کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے بھی ہم پھر جگا جگا کر
برس تھے آٹھ اور کچھ مہینے کہ جب خدا نے اسے بلایا
بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

—○○—

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

—○○—

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

—○○—

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے
مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر

NEW AND SECOND-HAND SPARES
SPECIALISTS IN JAPANESE CARS ALL MODELS
TJ AUTO SPARES

376 ILFORD LANE,
ILFORD, ESSEX
081 478 7851

کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقش دوئی
سر جھکا بس مالک ارض و سماء کے سامنے
چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

—○○—

نظم و نثر کے ان تمام اقتباسات سے حضور علیہ السلام کی قلمی مہارت اور انتخاب الفاظ میں کمال ذکاوت کا پتا چلتا ہے۔ اپنی تحریر کو دلائل و براہین سے مزین کرنا اور حقیقت کو قائم رکھتے ہوئے جاذبیت پیدا کرنا صرف آپ ہی کے ورثہ میں تھا۔ حقیقت یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلطان القلم ہونے میں کسے کلام ہو سکتا ہے۔ خصوصاً آج جبکہ آپ کے دلائل و براہین وسیع اور عالمی اشاعت کے بعد اپنی قطعیت اور صداقت کا لوہا مشرق و مغرب کے عالی دماغوں سے منوا چکے ہیں۔ آج جبکہ ہندو مت اور سکھ ازم، بدھ مت اور عیسائیت وغیرہ تمام مذاہب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل و براہین کے آگے سرنگوں ہوئے جا رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل و براہین آج واضح طور پر دیگر ادیان کے مخالف دلائل پر غالب آ چکے ہیں۔ آپ نے ایک ایسی دو دھاری تلوار استعمال کی جس نے نہ صرف غیر مسلموں کے غلط عقیدوں اور نظریوں کی بیخ کنی کی بلکہ خود مسلمانوں کے ان نظریات و عقائد کا بھی قلع قمع کیا جو وہ غلط طور پر اسلام کی طرف منسوب کر رہے تھے اس لئے آپ کے قلم کا نام "ذوالفقار علیؓ" رکھا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ:

"اللہ تعالیٰ کا دربار ہے اور ایک مجمع ہے اور اس میں تلوار کا ذکر ہو رہا ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا۔ سب سے بہتر اور تیز تر تلوار وہ ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء صـ ۹

یہ تلوار کیا تھی؟ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

یہ محض دعویٰ نہیں بلکہ آپ زندگی بھر اپنے عمل سے اس کا ثبوت بہم پہنچاتے رہے۔ ہر مخالف کو آپ نے للکارا کہ حجت و دلائل کے میدان میں آپ کے مقابل آئے لیکن کسی کو یارا نہ ہوا کہ "ذوالفقار علیؓ" کی کاٹ کو روکے۔ اکثر تو مقابل پر آنے سے کترا گئے۔ اور جو مقابل پر آئے انہوں نے شکست فاش کھائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورہ فاتحہ کی تفسیر

Kenssy
Fried
Chicken

TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB

PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

"اعجاز المسیح" کے نام سے شائع فرمائی اور عرب و عجم کے علماء ادباء کو چیلنج دیا کہ خواہ وہ سب مل کر اس کے مقابل پر تفسیر لکھیں مگر ویسی تفسیر وہ ہرگز نہ لکھ سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور کوئی بھی مقابل پر نہ آ سکا۔ لاہور کے جلسہ مذاہب عالم کے موقعہ پر آپ نے بھی اپنا مضمون لکھا اور قبل از وقت شائع فرما دیا کہ:

"یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے ....
مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔ اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہونگی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمالات دکھ سکیں"۔

(تذکرہ)

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ کا مضمون تمام دوسرے مضامین پر غالب رہا۔ اس مضمون کی مقبولیت اور پسندیدگی کا یہ عالم تھا کہ مضمون کی طوالت کے باوجود لوگ اسے انتہائی سکون اور دلچسپی سے سنتے رہے اور اس کے لئے وقت بڑھانے پر اصرار کرتے رہے۔
الغرض سلطان القلم کا مفہوم (کہ قلم کا بادشاہ یا قلم کے ذریعہ تمام لوگوں پر غالب آنے والا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پوری شان کے ساتھ اطلاق پاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان ادبی مقام کو اگر ہم ادبی معیار پر بھی جانچیں تو آپ ہی سلطان القلم ثابت ہوتے ہیں۔ اردو کے مشہور نقاد آل احمد سرور صدر شعبہ اردو فارسی لکھنؤ یونیورسٹی نے ادبی مقام کی تعیین کے لئے مندرجہ ذیل معیار پیش کیا ہے:-

"ادب کی عظمت کو خالص ادبی یا فنی معیاروں سے بھی جانچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر قدیم اور جدید ادب میں زیادہ تر رجحان یہی رہا ہے کہ فکر کی جامعیت اور صحت کو مرکزی اہمیت دی جائے"۔

(ادب اور نظریہ صـ ۲۷۶)

ڈاکٹر عبادت بریلوی مندرجہ ذیل الفاظ میں عظیم ادب کا معیار پیش کرتے ہیں:-
"خیر یہ تو بات طے ہو گئی کہ ادیب کی اپنے سماجی ماحول سے چشم پوشی ناممکن ہے۔ وہ اس ماحول اور اس کے مختلف حالات کو مختلف زاویوں سے دیکھتا ہے۔ وہ صرف اسی پر اکتفا نہیں کر سکتا کہ چونکہ اسے اپنے ساتھ رہنے والوں سے ہمدردی ہے اس لئے صرف وہ ان کے مختلف جذبات و احساسات کی ترجمانی کر دے جس حالت میں وہ ہیں۔ اس کا نقشہ ان کی آنکھوں کے سامنے کھینچ دے بلکہ اس کی کوشش یہ رہتی ہے کہ ان حالات کو سامنے رکھ کر وہ چند ایسے نکتے سماج کے افراد کو سمجھائے جس سے خود ان کے اندر زندگی کے متعلق ایک شعور پیدا ہو۔ وہ خود اس کے تمام اسرار و رموز اور اس کے تمام نشیب و فراز سے واقف ہوں۔ اور اگر ان کے حالات ٹھیک نہیں ہیں، اگر ان میں ناہمواری ہے، اگر ان میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں تو ان کے بدلنے کی کوشش کریں۔ اسی پیمانے سے ادیب کی شخصیت کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ اگر وہ کسی بڑی شخصیت کا مالک ہے، اگر زندگی کا شعور اس میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اگر اس نے دنیا کے معاملات پر گہری نظر ڈالی ہے۔ اگر وہ چیزوں کے متعلق صحیح غور و فکر کر سکتا ہے تو پھر اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوئی ایسی بات کہے، کوئی ایسا پیغام دے کسی ایسے خیال کا اظہار کرے جو خود اس کی ذات اور اس کی سماجی زندگی کے لئے مفید ثابت ہو۔ ورنہ اگر وہ معمولی قسم کا ادیب ہے۔ اگر اس میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں کم ہیں اگر وہ زندگی اور اس کے مسائل کے متعلق کوئی شعور نہیں رکھتا تو پھر اس کو معمولی شخصیت کا ادیب سمجھا جائے گا۔ وہ کوئی پیغام نہیں دے سکے گا اور اس لئے اس کی حیثیت کسی سماجی اہمیت کی مالک بھی نہیں ہو سکے گی۔
لیکن ادیب اور فنکار کے اس پیغام میں اس بات کو بھی تلاش کرنے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک اس نے اپنے سماجی ماحول سے صحت مند اثر قبول کیا ہے اس کا تاثر غلط تو نہیں۔ اس کی سوچ اور تفکر نے جو راستہ بنایا ہے وہ صحیح ہے یا غلط۔ اگر حالات کے تیور اور شعور کی بیداری اس بات کو صحیح ثابت کر دے کہ جو کچھ ادیب کہتا ہے وہ چیز بھی اس نے پیش کی ہے وہ غیر مناسب اور غیر صحت مند نہیں ہے بلکہ سماجی زندگی کے لئے مفید اور صحت بخش ہے تب اس نے اپنے کام کو پوری طرح انجام دیا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا ورنہ نہیں"۔

(تنقیدی زاویے صـ ۳۶ تا ۳۸)

ہم اس معیار کے ساتھ کچھ اور شرائط اور قیود بڑھاتے ہیں کیونکہ محض فکر کی جامعیت اور زندگی کے لئے مفید اور صحت بخش چیزوں کو پیش کرنا ہی ایک بڑے ادیب کے لئے شایان شان نہیں بلکہ ایک بڑے ادیب کے لئے ان مفید اور صحت بخش اصولوں اور نظریوں پر عمل پیرا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر معاشرہ اور سماج اس کے پیش کردہ اصولوں کو اپنانے سے انکار کر دے گا اور ادب کا حقیقی مقصد یعنی معاشرے کی اصلاح و بہبود حاصل نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ ایک بڑے ادیب کا معیار یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کے خیالات و نظریات کو اپنائیں اور ان پر عمل پیرا ہوں اس کا پیغام جہاں قوم و ملک کی حد بندیوں سے آزاد ہو وہاں وہ محض کسی خاص زمانہ سے مختص بھی نہ ہو بلکہ وہ پیغام آفاقیت دوام اور جامعیت کا حامل ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ اسے اپنے مخصوص زمانے اور عہد کی طرف طبعی اور فطری طور پر زیادہ توجہ دینی پڑے گی۔

اب آیئے اس معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادب کا جائزہ لیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شان، جس عظمت اور جس کمال کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ادب مذکورہ معیار پر پورا اترتا ہے اس شان کے ساتھ کسی اور ادیب کا ادب ہرگز پورا نہیں اترتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادب میں فکر کی جامعیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ نے زندگی کے ہر گوشے پر گہری نظر ڈالی۔ صحیح غور و فکر سے کام لیا اور دنیا کو ایک ایسا پیغام دیا جو عالمگیر مذہبی اور اخلاقی اور لازوال حیثیت کا مالک ہے۔

ادب کا مقصود و مطلوب افادہ ہے اور اس مقصد کو دوسرے تمام ادیبوں سے زیادہ حاصل کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور ان کا حلقہ دوسرے تمام ادیبوں کے حلقوں سے زیادہ وسیع ہے۔ اور یہ دائرہ آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور ہوتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

حسن کے پہلو کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نگارشات کو دیکھا جائے تو بھی وہ ایک بے نظیر مقام رکھتی ہیں۔ مندرجہ ذیل عبارت کی سلاست و روانی اور حسن کلام کی شان و شوکت ملاحظہ ہو:-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"۔ (حقیقۃ الوحی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ جس مفہوم کو آپ نے جن الفاظ اور جس پیرائے میں لکھا ہے اس مفہوم کو کوئی دوسرا ادیب اتنے ہی الفاظ میں ویسے ہی حسین مؤثر اور عظیم الشان انداز میں پیش نہیں کر سکتا۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے متعلق چند غیر احمدی حضرات کی آراء درج کی جاتی ہیں۔

مشہور اسلامی اخبار "وکیل" امرتسر میں ابوالکلام آزاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں:-

☆ "وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا"۔

(اس حوالہ کے لئے مزید دیکھئے: یاران کہن صـ ۴۳)

باقی صفحہ نمبر (۱۲) پر ملاحظہ فرمائیں

SUPPLIERS OF FROZEN AND
FRIED MEAT - VEGETABLE
& CHICKEN SAMOSAS
LAMB BURGERS
KHAYYAMS
280 HAYDONS ROAD,
LONDON SW19 9TT
TEL: 081 543 5882
PARTIES CATERED FOR

خطبہ جمعہ

اللہ کے اسم اعظم سے استفادے کے لئے اس کی صفات کے ساتھ پیوند لازم ہے اور پیوند تب ہو گا اگر آپ کی ذات میں وہ صفات جاری ہونگی ورنہ پیوند نہیں ہو سکتا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۹۵ء مطابق ۲۴ امان ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن - (برطانیہ)

خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (البقرہ: ۱۶۴)

اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ "لاالہ الا ھو الرحمٰن الرحیم" اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں "الرحمٰن الرحیم" وہ بے انتہا رحم فرمانے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

صفات باری تعالیٰ بلکہ اسماء باری تعالیٰ کے ذکر میں آج کے مضمون میں میں سب سے پہلے تو لفظ اللہ سے متعلق کچھ تعارف کروانا چاہتا ہوں۔ یہ مضمون بعض اور مطالب پر پھیلے گا لیکن سب سے پہلے جو مرکزی نقطہ ہے اسماء کا اس کے متعلق کچھ پہلے کی نسبت جماعت کو زیادہ علم ہونا چاہئے اور اکثریت ان باریک بحثوں کو غیر ضروری سمجھ کر ان کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ لیکن تمام پرانے علماء نے بھی اور پھر اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ان مضامین کو اٹھایا ہے اور ان کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ چونکہ اسماء کا مضمون بہت اہم ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے مرکزی نام کا ذکر کئے بغیر یہ مضمون آگے نہیں بڑھ سکتا۔

لفظ اللہ کیا ہے؟ قرآن کریم کے بیان کے مطابق اللہ کا نام اللہ ہے اور اس نام میں اور کوئی شریک نہیں ہے اور کبھی بھی انسان نے خدا کے سوا یہ کسی اور شخص پر اطلاق ہوتا ہوا نہیں دیکھا۔ تو ان معنوں میں اللہ کا لفظ وحید ہے، واحد ہے، اس میں کوئی غیر، نام میں شامل نہیں ہے۔ یہ پہلو بہت اہم ہے کیونکہ اس پہلو پر غور کرتے ہوئے انسان تمام عبادت کی تاریخ پر نظر ڈالے تو اس میں یہی سچائی ہمیشہ دکھائی دے گی کہ غیر معبودوں کی پرستش کی گئی یعنی فرضی معبودوں کی ان کے مختلف نام بھی رکھے گئے مگر تمام انسانی تاریخ میں کبھی کسی معبود کا نام اللہ نہیں رکھا گیا اور اس نام میں وہ بلا شرکت غیرے اکیلا ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہ نام کچھ معنے رکھتا ہے یا محض ایک نام ہے۔ اس سلسلے میں علماء یہ گفتگو کرتے ہیں کہ بعض نام مشتق ہوتے ہیں اور بعض جامد۔ مشتق اس نام کو کہتے ہیں جو نام تو ہے مگر بعض ایسے دوسرے معانی سے تشکیل پاتا ہے یا ترکیب پاتا ہے جو عام ہیں۔ ان سے ایک نام بنایا جاتا ہے اور ایک شخص کو دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً حامد ہے، محمود ہے، مبارک ہے، یہ سارے وہ نام ہیں جو حمد اور برکت سے نکلے ہوئے ہیں اور ان ناموں میں اگرچہ جب کسی کی طرف منسوب کر دیئے جائیں تو خصوصیت آ جاتی ہے مگر بنیادی طور پر معنے وہی ہیں جن معنوں سے وہ نام اٹھائے گئے ہیں جن معنوں سے وہ بنائے گئے ہیں تو معنے والے نام وہ نام ہیں جو کسی ایک مٹی سے تشکیل پاتے ہیں اور اس مٹی کو گوندھ کر اس کا ایک نام بنا دیا جائے تو اس کو مشتق نام کہتے ہیں۔

اور جامد اس کو کہتے ہیں جس کا نام رکھنے والا خود ہی اس کا خالق ہے اور کوئی اس نام کو تجویز نہیں کرتا اور معنوں کے لحاظ سے کسی عام معنیٰ سے وہ نہیں نکلے ہوئے۔ اس تعلق میں جو پرانے علماء نے بحثیں اٹھائی ہیں ان میں سے بعض لوگ تو شدت کے ساتھ اللہ کے جامد ہونے پر زور دیتے ہیں اور اسی پر بات کو ختم کر دیتے ہیں کہ اللہ ایک ایسا نام ہے جو محض نام ہے اس میں اور کوئی معنے نہیں پائے جاتے اس لئے یہ بحث ہی جائز نہیں، اس بات میں سوچنا بھی گناہ ہے کہ اللہ کے کیا معنے ہیں۔ اور بعض دوسرے ہیں جن میں بڑے بڑے چوٹی کے ائمہ بھی شامل ہیں مثلاً امام راغب بھی ان میں سے ہی ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ دراصل یہ مشتق ہے لفظ "الہ" سے۔ الوہیت اس کا مادہ ہے۔ الوہیت کہتے ہیں معبودیت کو یعنی ایسا وجود جس کی عبادت کی جائے اس کو "الہ" کہتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں "ال" لفظ جب "الالہ" پر لگ گیا تو پھر ایک ہی وجود کے لئے خاص ہو گیا یعنی جس کو ہم اللہ کہتے ہیں۔ اور الالہ میں سے الف بیچ کا گر گیا اور اللہ بن گیا۔

اس سلسلے میں اور علماء مثلاً صاحب کشاف نے بھی، علامہ زمخشری نے بھی یہی مضمون بیان کیا ہے۔ سیبویہ کے حوالے سے بھی یہ بیان کیا گیا ہے، بہت سے علماء اس کو مشتق کہتے ہیں لیکن اس کے باوجود خدا کا ذاتی نام بھی قرار دیتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ اس کو اسم جامد قرار دیا ہے اور فرمایا یہ بالکل غلط ہے کہ دوسرے کسی مادے سے بنایا گیا ہے۔ بلکہ وہ نام ہے جو اللہ کا نام ہے اور اللہ ہی کا ہے۔ اس میں اس کے معانی میں کوئی اور شریک نہیں ہے۔ اور جہاں تک اس کے معانی کا تعلق ہے آپ یہ نہیں فرماتے کہ چونکہ یہ مشتق نہیں ہے کسی بامعنیٰ لفظ سے نہیں نکلا ہوا اس لئے بے معنی ہے۔ یہ فرق ہے آپ کے مؤقف میں اور گزشتہ جو مفکرین اسلام میں گزرے ہیں ان کے مؤقف میں۔ آپ فرماتے ہیں جامد ہے مگر جامد ان معنوں میں یعنی یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے جو میں سمجھا ہوں وہ میں اپنے لفظوں میں بیان کر رہا ہوں۔ جامد ان معنوں میں کہ ہر شخص جو کسی چیز کا نام رکھتا ہے وہ ایک قسم کی اصطلاح بنتی ہے اور جو اصطلاح بنانے والا ہے وہ اس اصطلاح کے معانی بھی بتاتا ہے۔ پس اگرچہ کہ وہ اصطلاح کسی اور چیز سے نہ بنی ہو مگر جب کسی چیز پر اطلاق پاتی ہے تو اس کے معانی کا بیان اس کے بنانے والے کا فرض ہے۔ پس اللہ نے جب اپنا نام اللہ بتایا تو یہ درست نہیں ہے کہ یہ بے معنی نام ہے۔ مگر اس کے معانی کیا ہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ دوسرے تمام الفاظ یا اسماء جو معانی سے تشکیل پاتے ہیں اس کے معانی تو سب جانتے ہیں مگر اس کا معنیٰ کوئی اور جان ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کا نام بیان فرمایا ہے۔ پس اللہ ہی ہے جو اس کے معانی بیان کرتا ہے۔ پس جوں جوں ان معانی پر نظر پڑتی چلی جاتی ہے لفظ اللہ غیر معمولی طور پر اپنے معانی کے لحاظ سے وسعت اختیار کرتا چلا جاتا ہے اور جتنے زیادہ معانی اس کے بیان کئے جائیں اتنا ہی یہ بامعانی لفظ بن جائے گا مگر مشتق پھر بھی نہیں ہو گا۔ یعنی پھر اس کے حوالے سے دوسری چیزوں کے معانی سمجھے جائیں گے۔

اب اس کی مثال یہ ہے کہ اگر ہم کہتے ہیں کہ "اللہ ھو الرحمٰن" یا اس آیت کو جس کی میں نے تلاوت کی تھی اس میں "والٰہکم الہ واحد لاالہ الا ھو الرحمٰن الرحیم" کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، اللہ ہی ہے اور اس کا تعارف کیا ہے "الرحمٰن الرحیم" تو رحمان کے معنی اللہ کی ذات کے حوالے سے سمجھے جائیں گے۔ رحم کے حوالے سے اللہ سمجھ نہیں آئے گا بلکہ اللہ جن معنوں میں رحمان ہے ان معنوں میں رحمانیت کے بدرجہ تام معنے، بدرجہ کمال معانی سمجھ آ جائیں گے۔ ورنہ عام مادہ سے نکلا ہوا لفظ رحمان عام انسانوں پر بھی بولا جاتا ہے۔ ماں بھی رحمان ہوتی ہے، بعض معانی میں باپ بھی، دوسرے عزیز، محبت کرنے والے، جانوروں پر رحم کرنے والے بھی رحمان ہو سکتے ہیں لیکن ان کے اندر رحمانیت کے معنی محدود ہیں۔ لیکن جب اللہ کے حوالے سے رحمانیت کو سمجھا جائے تو معانی لامحدود ہو جائیں گے۔ پس اس طرح تمام اسماء باری تعالیٰ جو دراصل خدا تعالیٰ کی صفات ہیں وہ اللہ سے تشکیل پاتی ہیں اور اللہ کے لفظ کے گرد گھومتی ہیں اور اللہ کا لفظ ان کے اندر لامتناہی وسعتیں پیدا کر دیتا ہے۔ پس اس پہلو سے صفات باری یا اسماء باری تعالیٰ پر غور ہونا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت یہ ہے:

"اب ہم "بسم اللہ الرحمان الرحیم" کی تفسیر کا خلاصہ دوبارہ بیان کرتے ہیں"۔ یہ دراصل عربی عبارت کا ترجمہ ہے جو "اعجاز المسیح" سے لی گئی ہے۔ "ثم نکرر خلاصۃ الکلام فی تفسیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پس اب ہم بسم اللہ الرحمان الرحیم کی تفسیر کا خلاصہ دوبارہ بیان کرتے ہیں۔ پس واضح ہو کہ اللہ کا لفظ جامد ہے۔ یعنی کسی اور مادے سے تشکیل نہیں پایا بلکہ اللہ نے اپنا نام بیان فرمایا ہے۔ اور اس کے معانی، بے معنی نہیں قرار دیا، یہ فرق ہے جو بہت ہی نمایاں ہے اور ایک عارف باللہ کا اور ایک عام انسان کا جو غیر معمولی فرق ہے وہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ جامد کو اکثر لوگ بے معنی کہتے ہیں اور اس کا معنی سوائے نام کے اور کچھ نہیں۔

کہتے ہیں جو چاہے نام کسی چیز کا رکھ دے وہ پابند نہیں ہے اور جو نام ہے وہ بے معنی بھی ہو سکتا ہے، بامعنی بھی ہو سکتا ہے۔ تو جامد کی تعریف میں بالعموم معنی کا فقدان داخل کر دیا گیا ہے جو غلط ہے یعنی ان

معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ اللہ جامد ہے یعنی کسی اور مادے سے یہ تشکیل نہیں پایا لیکن اس کے معنے سوائے خدائے علیم و خبیر کے اور کوئی نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ عزاسمہ نے اس آیت میں اسم کی حقیقت بتائی ہے اور اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ اس ذات کا نام ہے جو رحمانیت اور رحیمیت کی صفات سے متصف ہے یعنی بلا استحقاق احسان والی رحمت اور ایمانی حالت سے وابستہ رحمت ہر دو رحمتوں سے وہ ذات متصف ہے۔

قرآن کریم کے بیان کے مطابق اللہ کا نام اللہ ہے اور اس نام میں اور کوئی شریک نہیں ہے اور کبھی بھی انسان نے خدا کے سوا یہ کسی اور شخص پر اطلاق ہوتا ہوا نہیں دیکھا

اب اللہ کے حوالے سے رحمانیت کے اور رحم کے وہ معنے وجود میں آئے جو مادے پر غور کرنے سے نہیں آسکتے تو لفظ رحمان اطلاق پایا مگر خدا کے تعلق میں اس میں حیرت انگیز وسعت پیدا ہو گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ جو آخری حصہ ہے آپ کے کلام کا اس کے معانی کیا ہیں۔ مشکل الفاظ ہیں عام طور پر جو عام اردو دان ہیں جن کا عربی کا علم کمزور ہو یا ویسے بھی ان کے لئے اس کلام کو سمجھنا مشکل ہے لیکن اگر کلام کو ویسے بھی سمجھ جائیں لفظاً لفظاً ہر لفظ کا معنی سمجھتے ہوں تب بھی جب تک اس کی وضاحت نہ کی جائے ہر ایک پر یہ مضمون روشن نہیں ہو سکتا۔

آپ فرماتے ہیں "اللہ اس ذات کا نام ہے جو رحمانیت اور رحیمیت کی صفات سے متصف ہے یعنی بلا استحقاق احسان والی رحمت اور ایمانی حالت سے وابستہ رحمت ہر دو رحمتوں سے وہ ذات متصف ہے"۔ کیا مطلب ہوا اس کا۔ بلا استحقاق احسان کرنے والی رحمت اور ایمانی رحمت ہر دو صفات سے یہ ذات متصف ہے۔ دراصل رحمان کا لفظ بعض پہلوؤں سے ہر دوسری صفت سے پہلے ہے یعنی زمانے کے لحاظ سے نہیں بلکہ اپنے مقام کے لحاظ سے اور بعض پہلوؤں سے یہ رب کے بعد آتا ہے۔ یہ وہ باریک مضمون ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک فقرے میں بیان فرما دیا ہے۔ اللہ رحمان ہے اور رحمان وہ ہے جس نے پیدا کیا ہے۔ جس نے نہ صرف یہ کہ انسان کو پیدا کیا بلکہ کلام الٰہی کا خالق یا خالق نہ کہیں تو کلام الٰہی کا منبع بھی رحمان ہی ہے۔

"الرحمٰن علم القرآن۔ خلق الانسان علمہ البیان" رحمان کی طرف یہاں اللہ نہیں فرمایا گیا رحمان کہہ کر یہ دو معانی بیان فرمائے کہ وہ تخلیق کا اول ہے۔ ہر تخلیق اسی سے نکلی ہے۔ اور انسان کو پیش کیا ہے تخلیق کے نمونے کے طور پر۔ کیونکہ تخلیق کا آخری نقطہ انسان ہے اگر انسان کو رحمان نے پیدا کیا ہے تو چونکہ ہر چیز انسان کو پیدا کرنے کی خاطر بنائی گئی اس لئے رحمانیت میں ہر وہ چیز داخل ہو گئی۔ پھر فرمایا قرآن کریم، یہ بھی رحمان نے بنایا ہے۔ "خلق الانسان" کے ساتھ قرآن کے لئے خلق کا لفظ نہیں فرمایا۔ لیکن یہ فرمایا "علم القرآن" خدا تعالیٰ نے نہیں "الرحمٰن" نے "علم القرآن" قرآن سکھایا ہے۔ اب یہ دو معانی ہیں جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشارہ فرمارہے ہیں۔

اور اس پہلو سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" میں رب کا کوئی ذکر نہیں اور رحمان ہی ہے جس سے ہر چیز پھوٹی ہے اور وہ وجود جس سے وہ چیزیں وجود میں آئیں جس کی طاقت سے یا جس کی صفات کے جلوے سے جن چیزوں کا کوئی حق ہی نہ ہو، جو عدم ہے اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر کوئی حق بنتا ہے تو موجودات کا کچھ حق بنتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تنگ آجاتے ہیں کہ ہمیں خدا نے پیدا کیوں کیا تو یہ جو مطالبہ ہے کہ ہمارا حق ہے ہمیں بتایا جائے اگر پیدا کرنا تھا تو ہمارا کوئی مقصد ہونا چاہئے یہ وجود میں آئے تو مطالبہ پیدا ہوتا ہے نا۔ تو جو چیز موجودات میں سے ہو ہی نہ۔ عدم کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔ اور وہ ذات جو عدم سے پیدا کرتی ہے وہ رحمان ہے، یہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کیونکہ رحمان کا ایک مطلب ہے بن مانگے دینے والا۔ اور یہ رحمان جو بن مانگے دینے والا ہے یہ بھی عام مادہ رحم سے ثابت نہیں ہے۔

اللہ کے حوالے سے جب غور کرتے ہیں تو پھر وہ مضمون سمجھ آتا ہے ورنہ نہیں آسکتا۔ اللہ بن مانگے دینے والا ہے اور رحم مادر میں بھی یہی معنے اسی حوالے سے پائے جاتے ہیں۔ ماں بچہ پیدا کرتی ہے جبکہ پہلے اس کا کوئی وجود نہیں۔ کوئی مطالبہ نہیں ہے اور رحم میں وہ پرورش پاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے لفظ رحم جو یوٹرس کے اوپر اطلاق پاتا ہے، جہاں جنین بنتا ہے اس کا تعلق رحمانیت سے جوڑ دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کھل کر یہ مضمون بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ کہ جو شخص رحم سے تعلق کاٹے گا یعنی رحمی رشتوں کا خیال نہیں رکھے گا اس کا رحمٰن خدا سے بھی تعلق کٹ جائے گا کیونکہ دونوں کا اصل ایک ہے۔ تو بن مانگے دینے کا جو مضمون ہے وہ ماں کے حوالے سے کبھی سمجھ نہیں آیا کسی کو۔ لیکن اللہ کے حوالے سے سمجھ آیا تو ماں کا مضمون سمجھ آگیا۔ اللہ بن مانگے دیتا ہے اور ماں تو کسی وجود سے پھر آگے بناتی ہے۔ اس لئے بلا استحقاق کلیۃً عنایت نہیں کر سکتی کیوں کہ وہ خود مجبور ہے کسی مادے کی، کسی وجود کی۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے جب عدم سے انسان کو یا کائنات کو پیدا فرمایا ہے تو کلیۃً کوئی بھی کسی چیز کا استحقاق نہیں رکھتا تھا کیوں کہ کوئی بھی کسی صورت میں موجود ہی نہیں تھا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی خلق کو جو رحمان سے وجود میں آتی ہے ان معنوں میں بیان فرمایا "یعنی بلا استحقاق احسان والی رحمت" وہ رحمت جو کسی حق کے نتیجے میں نازل نہیں ہوتی بلکہ محض احسان ہی احسان ہے اور "ایمانی حالت" ایمانی حالت کا رحمٰن سے کیا تعلق ہے گو سوچنے میں تو عام طور پر سمجھ نہیں آتی مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ مضمون ایک تو اس آیت کے حوالے سے بیان فرمارہے ہیں۔ "الرحمٰن علم القرآن"۔ یہ رحمان ہی ہے جس نے قرآن سکھایا ہے۔ پس تمام روحانی اور ایمانی حالتیں قرآن میں موجود ہیں اور وہ رحمان سے نکلی ہیں۔

دوسرا سورہ فاتحہ پر جب غور کرتے ہیں تو وہ آیت جو ہر دفعہ دہرائی جاتی ہے سوائے ایک سورۃ کے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" وہ رحمان اور رحیم کو پہلے بیان کرتی ہیں اور سورہ فاتحہ رحمان کو بعد میں بیان کرتی ہے اور ربوبیت کو پہلے بیان کرتی ہے۔ "الحمد للہ رب العالمین" اللہ تمام جہانوں کا رب ہے اور پھر فرمایا "الرحمٰن الرحیم" وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔ ان معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ربوبیت کو اول اور رحمانیت اور رحیمیت کو اس کے بعد بیان کرتے ہیں کیونکہ سورہ فاتحہ نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔ مگر یہ روحانی دنیا سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے۔ جب کچھ بھی نہیں تھا اس وقت خدا نے یعنی بحیثیت رحمان سب کچھ عطا کیا۔ جب سب کچھ ہو گیا تو اس کو تربیت دے کر آگے بڑھانا بھی خدا تعالیٰ کی صفات میں داخل ہے۔ اور تربیت دے کر آگے بڑھانا جب روحانی دنیا سے تعلق رکھے تو وہاں ربوبیت کے بعد سب سے پہلے "الرحمٰن الرحیم" کا ذکر ملتا ہے اور پھر "مالک یوم الدین" کا ذکر ضروری ہے کیونکہ اگر ایک مقصد کی خاطر تربیت دے کر آگے بڑھایا جارہا ہے تو پھر امتحان بھی ہو گا اور جزاء سزاء بھی ہونگے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کے یہ معنی ہوئے "بلا استحقاق احسان کرنے والی رحمت" جو عام ہے سب دنیا میں ساری کائنات پر عام ہے۔ بے جان مادہ بھی اسی رحمت سے پیدا ہوا ہے۔ اور "ایمانی حالت سے وابستہ رحمت" جس کا سورہ فاتحہ میں ذکر فرمایا گیا ہے اور ربوبیت کے بعد رحمان اور رحیم رکھا گیا ہے یہ رحمت ایمانی حالت سے تعلق رکھتی ہے۔ تو یہ جو صفات باری تعالیٰ ہیں، یہ اسماء کہلاتے ہیں یہ صفات۔ اور اسماء کا علم جو ہے وہ سب سے بڑھ کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا ہوا اور اس میں کوئی ادنیٰ بھی شک یا اختلاف کی گنجائش ہی موجود نہیں۔ اسی لئے میں نے گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آدم کے حوالے سے جو اسماء بیان کئے ہیں وہ دنیا کی زیادہ تر باتیں ہیں۔ قریب تر جو دین کی بات اس حوالے سے بیان فرمائی ہے وہ بھی خالق کے اسماء کے طور پر نہیں بلکہ مخلوق کے بہترین اسماء کے طور پر ہے۔

تمام اسماء باری تعالیٰ جو دراصل خدا تعالیٰ کی صفات ہیں وہ اللہ سے تشکیل پاتی ہیں اور اللہ کے لفظ کے گرد گھومتی ہیں اور اللہ کا لفظ ان کے اندر لامتناہی وسعتیں پیدا کر دیتا ہے

چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آدم کو جو اسماء سب سے پہلے سکھائے گئے وہ دو اسماء تھے محمد اور احمد کیونکہ پیدائش کی غائت گویا پیدائش عالم کا مقصود محمد رسول اللہ اور احمد رسول اللہ تھے یعنی آپ کی یہ دو صفات تھیں جن کی وجہ سے کائنات کو پیدا کیا گیا ہے تو اب دیکھیں وہاں بھی اسماء باری تعالیٰ کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے وہ مخلوق جو اسماء کے قریب تر پہنچی ہے، جس سے بڑھ کر کبھی کوئی شخص اسماء کا واقف نہیں ہو سکا، اس کا ذکر پہلے بتایا گیا ہے اور ان معنوں میں فرشتوں کو لاجواب کر دیا گیا۔ اگر محمدؐ رسول اللہ کی صفات ہی وہ نہیں سمجھ سکتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا احاطہ کرنا تو کسی مخلوق کے بس کی بات نہیں سوائے اللہ کے جس نے یہ تنہا معجزہ پیدا کیا ہے۔ معجزے تو بے شمار ہیں مگر یکتا معجزہ جس کا کوئی شریک نہ ہو مخلوق میں اس جیسا کوئی اور نہ ہو، یہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسماء کے حوالے سے اور آدم کے حوالے سے بیان فرمایا ہے کہ سب سے پہلے جو دو نام بتائے گئے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک اسماء باری تعالیٰ اول طور پر آدم کو سکھائے گئے ہوتے تو یہ ناممکن تھا کہ اسماء باری تعالیٰ کا آغاز محمد اور احمد سے کیا جاتا۔ اس لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ انکشاف بہت واضح اور قطعی ہے کہ پہلے آدم کو مخلوق کے اسماء دئے گئے اور وہ آدم اول ہے یعنی ان معنوں میں کہ سب سے بڑھ کر اور سب سے پہلے ہے اپنے خدا تعالیٰ کے علم اور خدا تعالیٰ کی جو دائمی کتاب ہے، کتاب مکنون، اس میں جو موجود ہے ہمیشہ سے وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی

MARMALADE - YOGHURT - KONFITURE

FILLER

FULLY AUTOMATIC FILLING AND SEAMING
HAMBA 2400 TUMBLE FILLER
OUTPUT: 2.400 TUMBLER PER HOUR
VOLUME: 55mm/75mm ALSO 95 mm
REQUIREMENT: 3 kw - WEIGHT: 600 kg
FOR FURTHER INFORMATION, PLEASE CONTACT:

2nd HAND MAC

BONGARTSTR. 42/1, 71131 JETTINGEN, GERMANY
TELEPHONE AND FAX NO. 07452/78184

اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں اپنے دونوں ناموں کے اعتبار سے محمد اور احمد۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر یہ اسم جامد ہے تو وہ بات تو میں نے سمجھادی کہ اسم جامد ہونے کے باوجود معانی رکھتا ہے اور وہ تمام معانی اس میں موجود ہیں جو قرآن کریم بیان فرمارہا ہے یا جن کے اندر وہ معانی بھی موجود ہیں جو قرآن میں ظاہراً بیان نہیں ہوئے مگر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان کا علم دیا گیا اور قرآن کے معانی سے باہر نہیں ہیں بلکہ اسی کی شاخیں ہیں۔ تو اس پہلو سے اللہ کے نام پر غور کرتے ہوئے جو پہلی بنیادی صفات ابھرتی ہیں وہ دو ہیں "الرحمٰن" اور "الرحیم" اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی دو صفات کے حوالے سے محمد اور احمد کا عرفان پیش کیا ہے۔

آپ کو جو محمد اور احمد ناموں کا عرفان عطا ہوا۔ آپ نے ان کا تعلق محمد کا رحمان سے باندھا ہے اور احمد کا رحیم سے باندھا ہے۔ اور بہت ہی عظیم الشان مضمون ہے جو اپنی ذات میں ہی لمبے غور اور بار بار کی غوطہ خوری کو چاہتا ہے۔ رحیمیت کے ساتھ احمد کا تعلق ایک اور معنے بھی رکھتا ہے جو خاص طور پر ہماری توجہ کے مستحق ہیں یا اگر نہیں کھینچ سکے تو کھینچنا چاہئے۔ رحیمیت میں بار بار کے معنے ہیں اور رحمانیت میں آغاز کے معنے ہیں۔ اور معنوں کے علاوہ یہ دو نمایاں ہیں۔ پس جہاں سے شریعت کا آغاز ہوا ہے وہ محمدؐ ہے اور دوبارہ محمدؐ کا فیض جو بار بار جاری ہوگا اس میں رحیمیت کے معنے پائے جاتے ہیں۔ رحمانیت نے سب کچھ دے دیا۔ شریعت کامل ہوگئی، نعمتیں تمام کو پہنچ گئیں، اس کے بعد پھر دوبارہ کیا ضرورت ہے۔ یہ ویسا ہی سوال ہے جیسے کہا جائے جب رحمان نے سب کچھ عطا کر دیا جو ضرورتیں تھیں ہمیشہ ہمیش کے لئے وہ ساری پوری کر دیں تو پھر رحیم کی کیا ضرورت ہے۔ تو رحیم وہ ہے جو ان نعمتوں کو بار بار لے کے آتا ہے اور ساتھ نہیں چھوڑتا۔

> اسم اعظم کی تلاش کرنے والوں کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ اسم اعظم وہ نام ہے جس میں تمام صفات ہیں اور جب دعا کی جاتی ہے تو وہ صفت بطور خاص اللہ کی ذات میں جلوہ گر ہونی چاہئے جس صفت کی آپ کو ضرورت ہے۔ اور خدا کی ذات میں جلوہ گر ہو اور آپ کا تعلق نہ ہو تو آپ کو وہ جلوہ کچھ فائدہ نہ دے گا

توشان احمد وہ ہے جس نے اس وقت دوبارہ رحمانیت کا جلوہ دکھانا تھا یعنی وہ جلوے جو رحمان کے مظہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات میں ظاہر ہوئے ان کو دوبارہ پیش کرنے کی ضرورت پڑنی تھی اس وقت آپ ہی کی شان احمد آئی ہے کسی اور وجود کی ضرورت نہیں تھی۔ وہی شان احمد ہے جو متمثل ہوئی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس شان احمد کا مظہر بن کے وہی چیز تقسیم فرمانے آئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے (اگر رزق کی تقسیم کی بات کی جائے تو ذہن میں آپ کے) لنگر کی نعمتیں تھیں یا آپ کے خوان کی نعمتیں تھیں یہ آپ کا مائدہ تھا اور خزانوں کی بات کی جائے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخزن ہی ہے آپ ہی کے خزانے ہیں جن کو دوبارہ لٹانے کی ضرورت پیش آئی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا۔

پس محمد اور احمد کا رحمان اور رحیم سے تعلق جوڑنا یہ انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ الٰہی علم کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا عرفان نصیب ہوا اور اس پر پھر مزید غور کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ اور بہت سے نکات اس میں شامل ہیں جو ضروری نہیں کہ سرسری آنکھ سے یا بعض دفعہ گہری نظر سے بھی فوراً دکھائی دیں۔ اور بعض خزانے ایسے ہیں جو دکھائی دینے کے باوجود اپنے مخفی معانی تہہ بہ تہہ رکھتے ہیں اور ان تک رسائی محض انسانی کوشش سے نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اور اس کا اذن ضروری ہے۔ دنیا دار سمجھتے ہیں کہ اس زمانے میں دیکھو کتنے خزانے دریافت ہوگئے مگر میں نے پہلے بھی حوالہ دیا تھا قرآن کریم کی اس آیت کا کہ یہ جو خزانے ہم سمجھ رہے ہیں کہ انسان خود ہی دریافت کر رہا ہے غلط ہے ان کا وقت آ چکا تھا۔ "بان ربک اوحیٰ لھا" اس لئے یہ خزانے ان لوگوں کے علم میں آئے ہیں کہ اے محمد تیرے رب نے وحی کی ہے کہ اے مخفی خزانو ظاہر ہو جاؤ۔ اور جب تک تیرے رب کی یہ تقدیر جاری نہ ہوتی کسی انسان کے بس کی بات نہیں تھی کہ ان مخفی خزانوں کی اطلاع پاسکتا۔ پس یہ بدرجہ اولیٰ قرآن کریم پر اطلاق پانے والا مضمون ہے اور اسماء باری تعالیٰ پر کیوں کہ قرآن دراصل اسماء باری تعالیٰ ہی کا بیان ہے۔

اب ایک اور بحث بڑی دلچسپ ہے کہ اسم اعظم کیا چیز ہے۔ بہت سے لوگ اسم اعظم کی تلاش میں رہتے ہیں کیوں کہ بعض احادیث سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک اسم اعظم ہے جس کے حوالے سے دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ تو اسم اعظم وہ کیا ہے اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ذات واجب الوجود کا اسم اعظم جو اللہ ہے" یہ نہیں فرمایا کہ اسم اعظم اللہ ہے "جو اللہ ہے" کہہ کر کچھ اور مضمون بیان فرمارہے ہیں "ذات واجب الوجود کا اسم اعظم جو اللہ ہے جو اصطلاح قرآنی ربانی کی رو سے ذات مستجمع جمیع صفات کاملہ اور منزہ عن جمیع رزائل اور معبود برحق اور واحد لاشریک اور مبدء فیوض پر بولا جاتا ہے" اب اس پہلو سے اگر اسم جامد کو وہ غیر معمولی کوئی جادو کا لفظ سمجھا جائے جس کے نتیجے میں ادھر نام بولا تو مسئلہ حل ہوگیا تو مضمون تو لفظ اللہ میں ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ اس لفظ اللہ میں دکھائی نہیں دیتا جو اکثر لوگوں کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔ جھوٹی قسمیں کھانے والے بھی واللہ، واللہ ہی کہتے ہیں۔ واللہ، باللہ، تاللہ یہ عام محاورے ہیں عربوں میں بھی اور اللہ کی قسم بعض دفعہ گندی باتیں کرتے وقت بھی اللہ کی قسم زبان پہ جاری رہتا ہے۔ اور اللہ کے حوالے سے ہر مصیبت زدہ دعا کرتا ہے۔ تو پھر اسم اعظم کا یہ معنیٰ کہ کوئی ایسا نام ہو جیسے "اللہ دین کے چراغ" گویا یوں کہنا چاہئے کہ "سم سم" کا لفظ تھا وہ بولا جائے تو وہ خزانے کے دروازے کھل جائیں، یہ بالکل غلط بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لئے یہ نہیں فرمایا کہ اسم اعظم اللہ ہے۔ بس اللہ کہہ دیا کرو ہر بات ہو جائے گی بلکہ اسم اعظم کی ایسی تعریف کر دی جس کے نتیجے میں بہت سی ذمہ داریاں انسان پر عائد ہو جاتی ہیں اور جب تک ان حقوق کو ادا نہ کرے جو اسم اعظم کے حقوق بندے پر عائد ہوتے ہیں اس وقت تک وہ اسم اعظم موطھہ کی بات ہے اور کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جہاں اسم اعظم کا ذکر فرمایا ہے وہاں ایک نام کے طور پر نہیں فرمایا بلکہ اللہ کی صفات بیان کر کے اسے اسم اعظم قرار دیا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کو اسم اعظم جن معنوں میں قرار دیتے ہیں وہ اس طرح باندھ دئے ہیں کہ آپ کے اس کلام میں یہ موجود ہی نہیں کہ اللہ اسم اعظم ہے۔ فرمایا اللہ جو اسم اعظم ہے یہ معنے رکھتا ہے۔ ان سے الگ ہو کر وہ اسم اعظم نہیں ہے۔ چنانچہ وہ معانی کیا ہیں ان معانی میں تمام اسماء الٰہی آجاتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں اللہ اسم اعظم ہے جب تک ان صفات سے یا ان اسماء سے اس کا تعلق قائم ہو رہا ہو جو خدا تعالیٰ کے اسماء ہیں یا اس کی صفات ہیں۔ اور جن جن اسماء کا اللہ کی ذات سے تعلق ہے ان اسماء کو پیش نظر رکھتے ہوئے متعلقہ صورتحال میں جو دعا کی جاتی ہے ان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے وہ پوری ہو جاتی ہے، یہ ایک مضمون ہے جو اس ایک فقرے سے تو شاید اکثر کو سمجھ نہ آئے مگر اگر مجھے یاد آیا تو پھر میں مزید آگے جا کر اس کی تشریح کروں گا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عبارت کی تشریح ضروری ہے۔

"ذات مستجمع جمیع صفات کاملہ" وہ ذات جس کے اندر ہر کامل صفت جمع ہو چکی ہے اور کوئی ایک بھی صفت ایسی نہیں جو کامل ہو اور اللہ کے نام کے اندر داخل نہ ہو۔ تو ایک اسم اعظم ایسا بیان کر دیا جس میں تمام اسماء شامل ہوگئے اور کوئی اسم اس کے تصور سے باہر نہیں رکھا لیکن ساتھ دوسری تعریف یہ فرمائی "اور منزہ عن جمیع رزائل" اور وہ منزہ ہے، پاک ہے، ہر اس تصور سے جو رذیل اور کمینہ ہو، جس میں کوئی قسم کا نقص بھی پایا جاتا ہو اس تصور کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی (Perfection Personified) جو درجہ کمال اپنی انتہا کو پہنچا ہوا اگر ایک ذات بن جائے تو اس کا نام اللہ ہے اور اس پہلو سے وہ اسم اعظم بن جاتا ہے جس کے حوالے سے پھر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پھر فرمایا اور بھی اس کے معانی ہیں جو اس میں بروقت داخل ہیں۔

"اور معبود برحق" ایسا معبود جو حق ہے اس کی عبادت جتنی بھی کی جائے وہ اس کو زیبا ہے، اس میں مبالغہ نہیں ہو سکتا۔ اور برحق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی شان کے مطابق سچی عبادت اس کی مقبول ہوگی اور کوئی جھوٹی عبادت اس کے ہاں مقبول نہیں ہو سکتی۔ تو ایک وہ ذات ہے جس میں عبادت کو قبول کرنے کی صفات درجہ اتم تک پائی جاتی ہیں۔ ہر قسم کی عبادت جتنی بھی چاہیں کریں آپ، جتنا چاہیں ماتھا ٹیکیں، جتنا چاہیں اپنے آپ کو ذلیل اور رسوا کریں، جو کچھ بھی آپ کر لیں اس کی معبودیت کے دائرے سے باہر نہیں جا سکتے۔ ایسا عظیم معبود ہے کہ اس کے متعلق مبالغہ ہو ہی نہیں سکتا۔

اور عبادت کرنے والے کی نسبت سے وہ معبود برحق ان معنوں میں ہوگا کہ کوئی جھوٹی بات تمہاری عبادت میں شامل نہ ہو کیونکہ وہ حق ہے۔ کوئی تصنع نہ ہو، کوئی ریاکاری نہ ہو، کوئی نفسانی اس میں آلودگیاں شامل نہ ہوں، غرضیکہ پاک، خالص، للہ عبادت جو ہے وہ اس ذات کو پہنچتی ہے اس لئے وہ برحق ہے۔ "اور واحد لاشریک" اور وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے یعنی کسی پہلو سے بھی اس کا کوئی شریک نہیں۔

"اور مبدء فیوض پر بولا جاتا ہے" اور اس کی صفات کاملہ تمام ترفیض رکھتی ہیں یعنی ان صفات میں سے ہر صفت کا فیض کسی دوسرے کو پہنچ سکتا ہے اور پہنچتا ہے۔ یعنی کوئی ایسی صفت نہیں ہے جو بے فیض ہو۔ اس ضمن میں مزید تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ اس ذات کامل کا نام ہے کہ جو معبود برحق اور مستجمع جمیع صفات

Coming Soon
A Book by Anwar Ahmad Kahlon
Entitled
Mohammad Zafrulla Khan
My Mentor

کاملہ اور رذائل سے منزہ اور واحد لاشریک اور مبدء فیوض ہے" یہ کہنے کے بعد فرماتے ہیں "کیوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام قرآن شریف میں اپنے نام اللہ کو دوسرے اسماء وصفات کا موصوف ٹھہرایا ہے" یعنی جتنے بھی دوسرے اسماء قرآن کریم میں ہیں ان سب کا موصوف اللہ قرار دیا گیا ہے اور کسی اور صفت کو اللہ کا موصوف نہیں بنایا۔ یعنی اگر آپ یہ کہیں کہ فلاں شخص اچھا ہے، فلاں شخص ذہین ہے، فلاں شخص میں یہ بات ہے تو وہ شخص جو ہے جس کے ارد گرد صفات گھوم رہی ہوں وہ شخص دراصل ان صفات کا مرکز ہے اور اس کا نام ان صفات کا نام بن جاتا ہے۔ اس کو کہتے ہیں ذاتی نام مثلاً زید کے حوالے سے آپ کہیں کہ زید میں یہ خوبی ہے، زید میں وہ خوبی ہے، تو وہ زید کی طرف منسوب ہوگی زید اسم ہوگا۔ مگر یہ نہیں آپ کہہ سکتے کہ رحمان زید ہے، شریف زید ہے یا کسی کی برائی کرنی ہو تو برا آدمی زید ہے۔ اس لئے صفت اپنے موصوف کے گرد گھومتی ہے اور موصوف اپنی صفت کے گرد نہیں گھومتا۔ یہ مضمون ہے جو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے اور یہ اسم ذات ہے اللہ۔ اور اسم اعظم ہے مگر اگر صفات سے خالی ہو کر اسم اعظم ہو تو اس میں کچھ بھی حقیقت نہیں رہتی کیوں کہ اسم نام ہے صفات کا۔ کوئی اسم صفات سے عاری نہیں ہے اس لئے مشتق نہ ہونا اور بات ہے اور بامعانی اور باصفات ہونا اور بات ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اسم اعظم کی تلاش صفات سے عاری ہو کر نہ کرنا۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ اللہ اپنی ذات میں کوئی ایسا نام ہے کہ اس کی صفات سے خواہ تم روگردانی کر لو اس کا نام لے کر وہ جادو کر دکھاؤ گے جو اس کی صفات پر منحصر ہے۔

ہر شخص کے لئے امکان ہے اس بات کا کہ اس بات کو سمجھنے کے بعد جو میں بیان کر رہا ہوں یا آئندہ کروں گا وہ خدا کی نظر میں اس حد تک آجائے کہ پھر اللہ اس کا ہاتھ وہاں سے پکڑے اور باقی باتیں اسے خود سمجھائے اور حسب توفیق سمجھائے، حسب ضرورت سمجھائے

اب ربوبیت ایک صفت ہے۔ اللہ رب ہے اس کے حوالے سے میں آپ کو سمجھاتا ہوں کہ ایک شخص اگر اللہ کو اسم اعظم تو سمجھے مگر اس کی صفت ربوبیت سے کچھ بھی حصہ نہ پائے۔ حد سے زیادہ خود غرض ہو بنی نوع انسان کی ضرورتیں پوری کر سکتا ہو تب بھی پوری نہ کرے۔ اور اللہ کہہ کر اس سے چیزیں مانگے کہ میرا رزق بڑھا، میرے معاملات میں برکت دے۔ تو وہ اسم اللہ کا اسم اس صورت میں وہ اسم اعظم یعنی وہ جادو کا لفظ نہیں بن سکتا جس کے حوالے سے ہر بات مقبول ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر موقع سے تعلق رکھنے والا اس کا ایک نام ہے جو اللہ میں موجود ہے۔ اس موقع کی بات آپ کریں اور اس نام کا انکار کر دیں جو داخل ہے اللہ کے نام میں تو اللہ اسم اعظم نہیں رہے گا۔ ایسے ہو جائے گا جیسے کوئی چیز اچانک اپنی صفات کھو بیٹھے۔ اللہ تو صفات نہیں کھو سکتا آپ نے ان صفات سے آنکھیں بند کر لیں اور اپنا تعلق توڑ لیا اور پھر خواہش ہے کہ آپ ان صفات سے فائدہ اٹھالیں۔ بجلی سے قمقمہ جلتا ہے ایک بلب ہے جو روشن ہوتا ہے۔ یہ کہنا درست ہے کہ بجلی بڑی طاقتور چیز ہے مگر کوئی بٹن دبا کر بلب کا تعلق بجلی سے نہ قائم کرے اور بجلی بجلی کہتا رہے تو کوئی روشنی نصیب نہیں ہو سکتی۔ پس بجلی کی طاقت کا اقرار نہ کرنا یہ معنے نہیں ہیں کہ ہم مانتے ہیں بجلی تو ہے اسلئے تو اس بلب کو روشن کر دے۔ بلکہ اس نام کے تقاضے پورے کرنے لازم ہیں۔ وہ پورے کریں گے تو وہ نام اپنا جادو دکھائے گا۔ جب بجلی کو آپ سمجھیں گے، اس کی صفات کا شعور حاصل کریں گے، اس کا تعلق جوڑیں گے اور ان کی صفات کی نفی نہیں کریں گے بلکہ ان کی صفات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس سے استفادے کی کوشش کریں گے تو بجلی ضرور اپنے جوہر دکھائے گی۔

پس اسم اعظم کی تلاش کرنے والوں کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ اسم اعظم وہ نام ہے جس میں تمام صفات ہیں اور جب دعا کی جاتی ہے تو وہ صفت بطور خاص اللہ کی ذات میں جلوہ گر ہونی چاہئے جس صفت کی آپ کو ضرورت ہے۔ اور خدا کی ذات میں جلوہ گر ہو اور آپ کا تعلق نہ ہو تو آپ کو وہ جلوہ کچھ فائدہ نہیں دکھائے گا۔ اور تعلق کے لئے وہ رستہ بنانا، بٹن دبانا اور ایک رابطہ قائم کرنا ضروری ہے۔ پس خدا کی ہر صفت سے ایک رابطہ قائم ہوتا ہے اللہ سے۔ اور اس صفت سے رابطہ تب قائم ہوتا ہے اگر اس جگہ آپ اس صفت کو اپنی ذات میں جاری کرتے ہیں، کسی حد تک ضرور جاری کرتے ہیں تب رابطہ بن سکتا ہے ورنہ بے جوڑ رابطہ نہیں ہو سکتا۔ بے جوڑ رابطہ تو دنیا میں بھی ہمیں نظر آتا ہے عام مادی دنیا میں بھی، بعض چیزوں کا بعض چیزوں سے کوئی جوڑ نہیں ہوتا وہ پیوند نہیں کھا سکتیں۔ اب لکڑی کو آپ نے کبھی بھی کسی میٹل میں ویلڈ ہوتے نہیں دیکھا ہوگا۔ جو مرضی کر لیں ٹھنڈا ویلڈ بھی ہو جاتا ہے لکڑی ویلڈ نہیں ہو سکتی مگر میٹل، میٹل کے ساتھ ویلڈ ہوتی ہے۔ گوشت لکڑی کے ساتھ ویلڈ نہیں ہو سکتا۔

تو ہر چیز کے کچھ تعلقات کے دائرے ہوتے ہیں وہ تعلقات جب قائم ہو جائیں تو پھر ان تعلقات کے ذریعے سے پیوند قائم ہوتے ہیں اور وہ صفاتی تعلقات ہوتے ہیں بعض چیزوں کی بعض صفات ہیں۔ ملتی جلتی صفات کے پیوند قائم ہوا کرتے ہیں اور متضاد صفات کے پیوند قائم نہیں ہوا کرتے۔ پس اللہ کے اسم اعظم سے استفادے کے لئے اس کی صفات کے ساتھ پیوند لازم ہے اور پیوند تب ہوگا اگر آپ کی ذات میں وہ صفات جاری ہونگی ورنہ پیوند نہیں ہو سکتا۔

عرفان سے محبت پیدا ہوتی ہے مگر عرفان وہ جو انسان کو خود نصیب ہو

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی اسم اعظم پر اسی رنگ میں روشنی ڈالی ہے اور محض ایک نام بیان کر کے یہ نہیں فرمادیا کہ یہ نام ہے یہ لے لیا کرو تو اسم اعظم ہو جائے گا۔ وہ حدیث یہ ہے۔ سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء، دونوں باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ثابت ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ ہی کو اسم اعظم قرار دیا مگر صفات کے حوالے سے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

.... عَنْ اَسْمَاءَ بِنْت يَزِيد قَالَتْ قَال رَسُولُ اللّٰه ﷺ: اِسْمُ اللّٰهِ فِي هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَان. ....

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے "والٰھکم الٰہ واحد" تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے "لا الٰہ الا ھو" اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ "الرحمٰن الرحیم" وہ رحمان اور رحیم ہے۔ اور دوسری آیت یہ بیان فرمائی کہ آل عمران کی پہلی آیت جو یہ ہے "الم ○ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم" کہ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ حی ہے اور قیوم ہے خود اپنی ذات میں زندہ ہے اور قائم بھی فی الذات ہے، بذاتہ اپنی ذات کے اندر قائم ہے اور دوسروں کو بھی قائم کر سکتا ہے۔ زندہ ہے فی ذاتہ اور دوسروں کو زندگی عطا فرما سکتا ہے۔

یہ جو چار باتیں بیان ہوئی ہیں چار صفات یہ دراصل تمام صفات باری تعالیٰ پر حاوی ہیں اور انسان اور مخلوق کے تعلق میں اسے سمجھنے سمجھانے کے لئے یہ دوسری آیت "الحی القیوم" بیان فرمائی گئی۔ حالانکہ پہلی آیت میں بھی تمام صفات کی ماں بیان فرمادی گئی یعنی "الرحمٰن الرحیم" پہلے اللہ "والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم" تمہارا ایک ہی معبود ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں یعنی اللہ "الرحمٰن الرحیم" وہ رحمان اور رحیم ہے۔ رحمان اور رحیم کے متعلق میں نے بیان کیا تھا کہ ہر تخلیق سے پہلے رحمانیت اور رحیمیت جلوہ گر ہوئے ہیں اور قرآن کریم کی ایک سورۃ سے پہلے جو استثنائی وجہ ہے ہر سورۃ سے پہلے رحمان اور رحیم کا ذکر ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ تمام اسماء باری تعالیٰ تمام اسماء باری تعالیٰ جن کا قرآن میں ذکر ہے ان کا منبع رحمان اور رحیم ہیں اور اسی پہلو سے رحمانیت کو ہر دوسری صفت پر غالب قرار دیا گیا اور رحیمیت، رحمانیت ہی کا ایک انداز ہے جسے بعض دوسرے پہلوؤں پر زور دینے کے لئے انہیں نمایاں کرنے کے لئے بیان فرمایا گیا ہے۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی اسم اعظم وہ قرار دیا جس کے اندر تمام دوسرے نام شامل ہیں ایک بھی اس سے باہر نہیں ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کے متعلق مزید غور کی دعوت دینے کے لئے کچھ وقت چاہئے۔ میں انشاء اللہ آئندہ جمعہ میں آپ کو یا اس کے آئندہ بعد آنے والے جمعہ میں سمجھاؤں گا۔ کیونکہ صفات باری تعالیٰ یا بہتر الفاظ میں اسماء باری تعالیٰ کے مضمون پر غور کی دعوت دینا اور یہ نہ سمجھانا کہ کیسے غور کیا جائے، یہ زیادتی ہوگی۔

اب جب مضمون چھیڑا ہے تو میں کوشش یہ کروں گا کہ ہر علمی سطح پر کچھ نہ کچھ اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہو اور تمام دنیا میں جو بسنے والے ہیں ان کے اوپر علم کی کچھ کھڑکیاں کھلیں جس کے ذریعے وہ اپنی اپنی توفیق کے مطابق اللہ تعالیٰ سے تعلق باندھیں۔ اس کے لئے عربی کا تفصیلی علم ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ قرآن کریم تو سب کے لئے ہے۔ تفصیلی علم تو ضروری نہیں مگر جہاں صفات باری تعالیٰ یا اسماء کا ذکر آئے گا وہاں اس حد تک عربی کا علم لازمی ہے۔ اور اگر براہ راست کسی کو نہ ہو تو وہ علماء سے پوچھ سکتا ہے یا کتب سے ان مضامین کو سمجھ سکتا ہے۔ لیکن جو بنیادی ضرورت ہے یہ پوری ہو جائے تو پھر ہر انسان کے بس

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

میں ہے کہ اگر وہ کوشش کرے اور اخلاص سے کوشش کرے تو خدا کی نظر میں وہ ایسے مرتبے تک پہنچا ہوا شمار ہو جائے۔ یعنی یہ یوں نہیں کہنا چاہئے کہ بس میں ہے، امکان میں ہے، ہر شخص کے لئے امکان ہے اس بات کا کہ اس بات کو سمجھنے کے بعد جو میں بیان کر رہا ہوں یا آئندہ کروں گا وہ خدا کی نظر میں اس حد تک آ جائے کہ پھر اللہ اس کا ہاتھ وہاں سے پکڑے اور باقی باتیں اسے خود سمجھائے اور حسب توفیق سمجھائے، حسب ضرورت سمجھائے۔ ہر شخص خدا سے تعلق رکھنے کی جو استطاعتیں لے کر پیدا ہوا ہے، جو اس کی وسعتیں ہیں ان کا علم بھی صرف اللہ کو ہے اور وہی ہے جو سمجھا سکتا ہے۔ پس میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں خدا تعالیٰ کا کوئی ایسا تعارف کرواؤں قرآن کے حوالے سے بالضرور جو آپ سب کے لئے کافی ہو جائے۔ میں اس ارادے سے یہ مضمون بیان کر رہا ہوں کہ وہ طریق سکھاؤں جس طریق سے آپ سب پر خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا وہ رستہ حاصل کرنے کا راز مل جائے یا آپ سب کو وہ راز حاصل ہو جائے جس کے بعد خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ پھر میں خود ہاتھ پکڑتا ہوں اور باقی منازل میں خود طے کرواتا ہوں۔

آئندہ بھی جو خطبات آئیں گے یہ محض علمی بحث کے طور پر میں آپ کے سامنے نہیں رکھ رہا بلکہ وہ مضمون جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر روشن فرمایا اس کے آگے بڑھتے ہوئے رستے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ مخلوق کا خالق سے وہ تعلق قائم ہو جائے کہ ہر شخص براہ راست اپنے رب کے قریب پہنچے اور ذاتی محبت کے لطف اٹھانے لگے

"والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" وہ لوگ جو ہمارے بارے میں مجاہدہ کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں اور ہم تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا از خود، جب تک ہم کسی کا ہاتھ نہ پکڑیں تو فرماتا ہے "لنھدینھم سبلنا" نہ صرف یہ کہ ہم اسے رستہ دکھا سکتے ہیں بلکہ ہم نے اپنی ذات پہ لازم کر لیا ہے "لنھدینھم" ضرور ہے ہم پر، لازم ہے ہم پر، ضرور ایسے شخص کو اپنی ذات کا رستہ دکھائیں گے۔

اب یہ جو بات ہے ہر شخص کو اپنی ذات کا رستہ دکھا دینا یہ ایک اتنی عظیم نعمت ہے کہ دوسرے سے سیکھے ہوئے علوم کے مقابل پر اس کا ایک اپنا مرتبہ ہے جس کو دوسری بات پہنچ ہی نہیں سکتی۔ یعنی بڑے سے بڑا عرفان کسی کو نصیب ہو جائے وہ کسی کو بتائے اس کا لطف بھی آئے گا لیکن کبھی اپنے دل سے جس طرح پھول چٹکتا ہے یا کلی چٹک کے پھول بنتی ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے فضل کے طور پر کوئی نکتہ نازل ہو اور وہ جو سمجھ آئے اس کا اپنا ایک مزہ ہے۔ بچے تو اپنی میں نے کئی دفعہ مثال دی ہے جلی ہوئی روٹیوں سے بھی مزے لیتے ہیں اور خوب شوق سے کھاتے ہیں۔ دوسروں کو بھی چکھانے کی کوشش کرتے ہیں دیکھو کتنی اچھی روٹی پکائی ہے۔ سالن ایسا جسے اگر کوئی ماں نے پکایا ہوتا تو بچے پھینک کر باہر بھاگ جاتے، بڑے شوق سے کہ کیسا اچھا سالن پکا ہے اپنا نکتہ، اپنی چیز اور ہوتی ہے۔ اپنی بھونڈی سی تصویر بھی بچے نے بنائی ہو تو بعض دفعہ میرے پاس لے آتے ہیں کہ دیکھیں جی کیسی عمدہ تصویر بنائی ہے۔ وہ الٹی سیدھی تصویریں نہ رنگوں کی آمیزش نہ کچھ اور بہت خوبصورت دوسری تصویروں پر نظر ہی نہیں پڑتی۔

تو اللہ سے ذاتی تعلق قائم کرنے کی خاطر یہ بات ضروری ہے محض عرفان الٰہی کافی نہیں ہے اگر اس عرفان کے ذریعے بندے کا اللہ سے تعلق قائم نہ ہو۔ پس آئندہ بھی جو خطبات آئیں گے یہ محض علمی بحث کے طور پر میں آپ کے سامنے نہیں رکھ رہا بلکہ وہ مضمون جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر روشن فرمایا اس کے آگے بڑھتے ہوئے رستے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ مخلوق کا خالق سے وہ تعلق قائم ہو جائے کہ ہر شخص براہ راست اپنے رب کے قریب پہنچے اور ذاتی محبت کے لطف اٹھانے لگے۔ عرفان سے محبت پیدا ہوتی ہے مگر عرفان وہ جو انسان کو خود نصیب ہو ورنہ بڑے بڑے علماء ہیں جنہوں نے تمام بڑی بڑی تفاسیر کے بڑے مطالعے کئے ہیں اور ان کے دل خالی ہیں یہ محبت کا مضمون ایک مضمون ہے اور یہ سارے مضمون کی جان ہے، اسماء کے مضمون کی۔

اس لئے یہ آئندہ انشاء اللہ اب تو وقت زیادہ ہو گیا ہے آئندہ خطبے میں رفتہ رفتہ، قدم قدم، اس مضمون میں آپ کو ساتھ لے کر آگے بڑھوں گا۔ اور یہ جو وقت لگ رہا ہے سمجھانے پر یہ مجبوری ہے اس کے بغیر آپ اگلے سبق سیکھ نہیں سکیں گے۔ اس لئے اگر آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ایک چھوٹی سے بات پر زیادہ زور دیا جا رہا ہے تو غلط فہمی ہے آپ کی۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو چھوٹی چھوٹی بھی ہیں تو ان کے سمجھنے کے لئے کچھ وقت چاہئے۔ ان کو پوری طرح Grasp کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ اس لئے مجھے جب ایک دفعہ داخل ہوا ہوں تو پھر سمجھانا ہی پڑے گا انشاء اللہ اور اللہ سے ہمیشہ میں توفیق مانگ کے حاضر ہوتا ہوں، واپس جا کے بھی توفیق مانگتا ہوں، آپ بھی میرے لئے دعا کریں کہ وہ جو میرے نزدیک آخری مطمح ہے کہ احمدی اس مقام تک پہنچ جائیں جہاں خدا ان کا ہاتھ تھام لے اور پھر اپنی سیر خود کروائے اور وہ جو لطف ہیں وہ جماعت کی کایا پلٹ دیں گے، اتنا عظیم انقلاب برپا ہو جائے گا کہ اس کا عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حاصل مطالعہ

(پروفیسر نصر اللہ راجہ)

اسلام کے وارث جوتیوں میں دال بانٹ رہے ہیں

سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا۔

"ملک کے تمام لادین عناصر مذہبی قوتوں کے خلاف متحد ہو چکے ہیں لیکن اسلام کے وارث جوتیوں میں دال بانٹ رہے ہیں"۔

(نوائے وقت ۱۳ اگست ۱۹۹۳ء)

پاکستان برائے نام اسلامی سٹیٹ ہے

فرزند اقبال ڈاکٹر جاوید اقبال (سابق جج سپریم کورٹ آف پاکستان) کا بیان:۔

"ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا کہ پاکستان برائے نام اسلامی سٹیٹ ہے۔ ہمارے ملک میں اسلام کے نام کو استعمال کیا گیا ہے۔ جو حالت اس وقت موجود ہے اس سے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ مسلمان مسلمان ایک دوسرے کی گردن کاٹے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب بغداد کے حکمرانوں کا ۱۲۵۸ء میں خاتمہ ہوا تو وہاں بھی اس وقت ایسے حالات تھے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی قوم کو اس وقت ایک آزمائش میں ڈال رکھا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہماری کرتوتوں کی وجہ سے ہو رہا ہے ......انہوں نے کہا کہ ہم اندر کچھ ہیں اور باہر سے کچھ ہیں۔ ظلم نے ہمارے ہاں بدعنوانی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ منافقت ہمارا قومی کردار بن چکا ہے۔ ہم اسلام کا نام لیتے ہیں لیکن اسلامی اصولوں پر پوری طرح عمل نہیں کرتے۔ ہمارے ہاں جو غلطیوں کی نشان دہی کرتے ہیں اسے ہم دشمن کہتے ہیں۔ ہم جھوٹی دنیا میں بسر اوقات کر رہے ہیں"۔

(مطبوعہ نوائے وقت ۵ نومبر ۱۹۹۴ء)

فتنوں کی بارش

وطن عزیز کے معروف دینی کالم نگار میاں عبدالرشید اپنے کالم "نور بصیرت" میں "فتنوں کی بارش" کے ذیلی عنوان کے تحت رقمطراز ہیں:۔

"جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا "میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جیسے مینہہ برستا ہے" (بخاری و مسلم)۔

آج کل پاکستان میں فتنے اسی طرح برس رہے ہیں۔ ایک طرف پاکستان دشمن لوگوں کے اٹھائے ہوئے فتنے ہیں، دوسری طرف مختلف مذہبی فرقے ہیں جو نت نئے فتنے پیدا کر رہے ہیں۔ پہلا گروہ پاکستان کے وجود ہی کا دشمن ہے۔ دوسرے گروہ میں سے ہر ایک فرقہ یہاں اصل اسلام کی بجائے اپنے اپنے فرقہ کا اسلام رائج کرنے کی فکر میں ہے .... زبان سے یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں لیکن عملاً انہوں نے اپنے اپنے فرقے کے بانیوں کو نبیوں کا درجہ دے رکھا ہے۔ ان کی ہر بات کی حمایت کرتے ہیں، خواہ وہ کس قدر نامعقول ہو .... ہم اس وقت بہت بڑے فتنہ سے دوچار ہیں۔ ہر شخص کا فرض ہے بالخصوص عالموں اور لیڈروں کا، کہ وہ اپنے مونہہ سے ایسی بات نہ نکالیں جو شر اور فساد پھیلانے والی ہو۔ گھروں میں بیٹھیں۔ بھاگ بھاگ کر آگ لگانے اور فساد پھیلانے والوں میں شامل نہ ہوں۔ خدا کا خوف کریں۔ شیاطین کے بہکانے میں نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ جو پاکستان اور اسلام کی نعمت عطا فرمائی ہے اس کی قدر کریں۔ برسوں کی محنت سے حاصل کئے ہوئے اس ملک کو اپنے ہاتھوں سے ٹکڑے ٹکڑے نہ کریں۔ اگر ہمارا یہی وطیرہ رہا تو پھر ہمارے دشمنوں کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ان کا سارا کام ہم خود ہی سرانجام دے لیں گے"۔

(مطبوعہ نوائے وقت ۲۹ دسمبر ۱۹۹۴ء)

SCL

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

(تیسری قسط)

سوال و جواب

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۹۵ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض عمومی سوالات کے جوابات دئے۔ یہ دلچسپ سلسلہ سوال و جواب ادارہ الفضل انٹرنیشنل اپنی ذمہ داری پر افادہ احباب کے لئے ذیل میں پیش کر رہا ہے۔ اسے مکرم یوسف سلیم ملک صاحب نے مرتب کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء ـــــ (ادارہ)

قرآن کریم میں عورت کی عصمت کی حفاظت کا اقدام

اس ضمن میں ایک اور سوال یہ بھی ہوا کہ پاکستان میں بعض عدالتوں نے اس بات کی آڑ لے کر کہ زناء کے لئے چار گواہ شرط ہیں ایسی خواتین کو بھی جو زناء بالجبر کا شکار ہوئیں جسے سوائے ان کی اپنی کیفیت کے اور کوئی نہیں جانتا، ان کو یہ کہہ کر قید و بند میں ڈال دیا گیا کہ ان کے پاس گواہ نہیں ہیں تو ایسی صورت میں اسلام کا کیا حکم ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسلام نے صرف زناء کی سزا تو مقرر نہیں کی ہوئی، بغی اور شرارت اور فساد اور ظلم کی سزا بھی تو مقرر کی ہوئی ہے۔ اگر کوئی ظلم کسی طرح پر بھی سرزد ہوا ہے تو شرعاً چار والی گواہی نہ سہی، ظلم کے خلاف احتجاج کرنے کا تو عورت کو حق ہے اور ایسی صورت میں وہ D.N.A. والا سائنٹیفک اصول کام آسکتا ہے۔ ایسی عورت کا مقدمہ درج کرنا بجائے اس کے کہ اس کو یہ دھمکی دی جائے کہ تو چار گواہ نہیں لا رہی اس لئے تمہیں کوڑے پڑیں گے اس طرح مقدمہ درج کرنا بالکل جائز ہے بلکہ جہاں تک چار گواہوں کا تعلق ہے لوگ اس فرق کو نہیں دیکھتے کہ وہ اس لئے ہے کہ عورتوں کی عصمت کی حفاظت کی جائے۔ قرآن کریم نے اس غرض سے وہ وجہ بیان فرما کر کہا ہے کہ تم لوگوں کو اجازت نہیں کہ تم معصوم عورتوں پر زبانیں کھولو۔ یہاں صرف مرد کا سوال نہیں، عورت کی عصمت کا سوال زیادہ اہم ہے اور سوسائٹی میں عورت کی عزت و احترام قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک بہت عظیم اقدام ہے۔ جس عورت کی عصمت پر حملہ ہو رہا ہو اس کو کسی کی آڑ لے کر بے عزت رہنے دیا جائے یہ کون سا انصاف ہے۔

پس قرآن کریم عورت کی عصمت کی حفاظت کر رہا ہے اور ان لوگوں کی زبانیں بند کر رہا ہے جو تھرڈ پارٹیز ہیں اور باتیں کرتے ہیں اور آپ باہر ہیں ان کے لئے سزا کا حکم ہے یعنی بہتان لگانے والوں کے لئے سزا مقرر ہے جو معصوم عورتوں پر بہتان لگاتے ہیں۔ پس جو عورت خود اپنے اوپر بہتان لگا رہی ہے وہ اس وجہ کو تو بیان کر رہی ہے اس لئے اس کو اس شق کے تابع شمار کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اگر وہ ثابت کر دے اور جس طرح بھی ثابت کرے اس کو سننا پڑے گا کیونکہ اپنے خلاف کوئی بھی ایسا گندہ الزام نہیں لگا سکتا۔ اگر وہ ثابت نہ کر سکی اور یہ ثابت ہوا کہ وہ خود کسی کے خلاف سازش کر رہی تھی تو اس کو پھر اسی (۸۰) کوڑے پڑیں گے۔

قبروں پر پھول چڑھانا مشرکانہ بدعت ہے

قبروں پر پھول چڑھانے کے بارہ میں ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا قبروں پر پھول چڑھانا مردوں کو نذرانہ پیش کرنے والی بات بن جاتی ہے۔ جو پھول رکھنے والے ہیں وہ کسی قبر پر تو نہیں رکھ آتے یا قبرستان سجانے کے لئے نہیں لگاتے وہ اپنے مردہ کی قبر پر رکھتے ہیں گویا اپنی طرف سے نذرانہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جو ایک لغو خیال ہے اور رفتہ رفتہ شرک کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اس کا مردوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خوبصورتی کا زندوں سے تعلق ہے اور زندوں کے لئے سارا ماحول خوبصورت ہو تو اچھا لگتا ہے۔ یہ تو نہیں کہ چند قبروں پر پھول پڑے ہوں۔ اس لئے زندوں کی خاطر اگر کرنا ہو تو انتظامیہ کو کرنا چاہئے اور قبرستان کے ماحول کو خوشگوار اور اچھا بنانا چاہئے مگر یہ جو انفرادی طور پر قبروں پر پھول چڑھانے والی بات ہے یہ بہت ہی مشرکانہ بدعت ہے جو اور بھی زیادہ خطرناک ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر ہم نے کبھی پھول نہیں دیکھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی قبر پر کہیں پھول نہیں دیکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قبر پر بھی نہیں دیکھے تو جب وہاں نہیں ہیں تو اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ہم عقیدۃً اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ قبروں پر پھول چڑھائے جائیں گویا کہ ہم ان کو نذرانہ کے طور پر پھول پیش کر رہے ہیں۔

اہل پیغام اور خلافت سے انکار کے محرکات

اس سوال پر کہ مولوی محمد علی صاحب کی خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت علیحدگی کی اصل وجہ کیا تھی حضور نے فرمایا آپ کو ابھی تک پتہ نہیں لگا۔ سائل نے عرض کیا کہ میرا خیال ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے انا کا مسئلہ بنا لیا تھا یعنی یہ کہ میں بڑا ہوں میں ایک لڑکے کے ہاتھ پر کیوں بیعت کروں۔ حضور نے فرمایا اس سے پہلے کیا ہو رہا تھا جب سازشیں ہو رہی تھیں۔ سائل نے کہا وہ لوگ اعتراض تو کیا کرتے تھے لیکن انہوں نے خلافت کی بیعت توڑی ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا بیعت توڑی ہوئی تھی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو بار بار جو تنگ کیا گیا وہ بھی تو یہی بات چل رہی تھی۔ انا کا مسئلہ اس وقت نہیں شروع ہوا تھا جب اچانک نوجوان ابھرا ہے ورنہ اگر ایک نوجوان کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہوتے اس وقت وہ اٹھتے اور کہتے میں بیعت نہیں کروں گا۔

یہ پرانا مسئلہ تھا۔ کچھ ہم خیال لوگ ایسے تھے جو نئی تعلیم سے بھی متاثر تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وصیت کو کہ انجمن میری وارث ہے اس کو غلط سمجھ کر، غلط معنے پہنا کر خلافت ثانیہ کا انکار کیا گیا تھا۔ ایک شخص کی انانیت کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے ہم خیال انجمن کے دوسرے ممبران بھی اس میں شامل تھے وہ اپنی بالادستی کو قائم رکھنا چاہتے تھے اس بالادستی کے قیام کے لئے جو کوشش شروع ہوئی وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، مرزا محمود احمد کے حوالے کے بغیر شروع ہوئی۔ بار بار ان لوگوں نے زور مارا ہے کہ کسی طرح ہمارا بھی عمل دخل شروع ہو جائے جس کا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بڑی سختی سے رد فرمایا ہے۔

جہاں تک انجمن کا تعلق ہے فرمایا تم سمجھتے ہو انجمن نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ میں تو ایسی خلافت کے مونہہ پر تھوکتا بھی نہیں۔ مجھے تو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہے۔ میری جوتی کی نوک کو بھی پرواہ نہیں ہے۔ انجمن کیا چیز ہے خلیفہ بنانے والی۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ پس جھگڑا یہ تھا کہ خلافت اب نظام جماعت کا دائمی حصہ ہے یا انجمنی نظام جماعت کا دائمی حصہ بننے والی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے لمبی بحثیں نہیں کیں مگر آپ کی منطق بہت ہی تیز اور To the Point ہوا کرتی تھی۔ اور وہ بعض دفعہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو طرز استدلال ہے ویسی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو یہ حال ہے کہ دشمن کو ہر امکانی کونے میں جانے دیتے ہیں پھر وہاں Chase کر کے مارتے ہیں۔ پھر وہ دوسرے کونے میں بھاگتا ہے پھر وہاں Chase کرتے ہیں کوئی جگہ نہیں چھوڑتے یعنی وہ escape کی راہیں دیتے ہیں اور پھر پکڑتے ہیں۔ پھر راہ دیتے ہیں اور پھر پکڑتے ہیں لیکن میرا یہ حال ہے کہ میں اس معاملے میں بے صبرا ہوں، میں تو ایسے کونے میں پہنچا کر مارتا ہوں جہاں سے آگے بھاگ ہی نہ سکے۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ایک خاص انداز تھا۔ انہوں نے پیغامیوں کو کہا کہ انجمن جو بھی تھی جب خدا نے سب کو باندھ کر میرے تابع کر دیا تو پھر اس کے بعد یہی خلافت ہے اور بس۔ اس کے جو معنی تم مرضی کرتے پھرو خلافت کے تحت تم اکٹھے ہو گئے اس کی غلامی کا عہد کر بیٹھے اب وہ دلیلیں کیا رہیں کہ انجمن کے کیا معنے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا فرمایا تھا۔

پس یہ ہے اصل قصہ، یہ گہری لمبی باتیں تھیں ایک نوجوان کے خلاف کوئی تعصب نہیں تھا، یا انانیت ایک شخص کے مقابل پر نہیں تھی بلکہ بنیاد وہیں سے شروع ہوئی ہے حالانکہ عجیب بات ہے یہ نہیں سوچتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہیں بھی نہیں لکھا کہ انجمن میری وفات کے بعد وارث ہوگی۔ انجمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں وارث تھی اور غلام بھی تھی۔ پس انجمن کی یہ حیثیت بدلنی نہیں تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جو فرمایا وہی حیثیت دوبارہ ظاہر ہوئی کہ یہی انجمن پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع تھی پھر خلیفہ وقت کے تابع ہو گئی تو اس کا یہ کوشش کرنا کہ الگ ہو کر آزاد ہو جائے یہ ناممکن تھا۔ نہ منشاء تھا اور نہ یہ ممکن ہو سکتا تھا۔

اسلام کی عالمگیر حکومت کے قیام کی پیش گوئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"ہم سمجھتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں بلکہ ہم سمجھتے اور یقین ہی نہیں رکھتے، ہم اپنی روحانی آنکھوں سے وہ چیز دیکھ رہے ہیں جو دنیا کو نظر نہیں آتی۔ ہم اپنی کمزوریوں کو بھی جانتے ہیں، ہم ان مشکلات کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے رستہ میں حائل ہیں ہم مخالفت کے اس اتار چڑھاؤ کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے سامنے آنے والا ہے، ہم ان قتلوں اور غارتوں کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پیش آنے والے ہیں، ہم ان جسمانی اور مالی اور سیاسی مشکلات کو بھی دیکھتے ہیں جو ہمارے سامنے رونما ہونے والی ہیں مگر ان سب دھندلکوں میں سے پار ہوتی ہوئی اور ان سب تاریکیوں کے پیچھے ہماری نگاہ اس اونچے اور بلند تر جھنڈے کو بھی انتہائی شان و شوکت کے ساتھ لہراتا ہوا دیکھ رہی ہے جس کے نیچے ایک دن ساری دنیا پناہ لینے پر مجبور ہوگی یہ جھنڈا خدا کا ہوگا۔ یہ جھنڈا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا .... یہ سب کچھ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا۔ بے شک دنیوی مصائب کے وقت کئی اپنے بھی کہہ اٹھیں گے کہ ہم نے کیا سمجھا تھا اور کیا ہو گیا مگر یہ سب چیزیں مٹتی چلی جائیں گی۔ مٹتی چلی جائیں گی۔ آسمان کا نور ظاہر ہوتا چلا جائے گا اور زمین کی تاریکی دور ہوتی چلی جائے گی اور آخر وہی ہوگا جو خدا نے چاہا۔ وہ نہیں ہوگا جو دنیا نے چاہا"۔

(الفضل ۱۲ مئی ۱۹۴۹ء)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

Earlsfield Properties

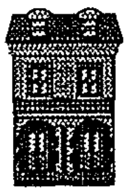

RENTING AGENTS
081 877 0762

PROPERTIES WANTEDIN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

PLANET EARTH PRESENTS
■ FUEL CATALYST: Cheaper fuel bills for people with a fuel catalyst plus exhaust emission is cut by 51%
■ ALARMS: Personal attack, Property alarms, Economizers
■ Air Care Products: Clinically proven vacuum cleaners for Asthma, Eczema, Rhinitis and other dust allergy problems
Call for more information or brochure:
Day 0181 365 7557 or 548 0514 after 7pm
Fax 0171 613 4252 - Ask for Mr. A. Vaince
Distributors required world wide

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۱۸)

قد بڑھانے کا نسخہ، سل کا مرض، ایمرجنسی کی ادویہ کا تذکرہ

احمدی ڈاکٹروں اور دیگر افراد کو چاہئے کہ شہد پر منظّم تحقیق کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۶ جون ۱۹۹۴ء کو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

[یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہومیو پیتھی کی کلاس میں ادویہ کے ذکر سے پہلے فرمایا کہ ہومیو پیتھی میں نئے نئے تجربوں سے فائدہ ہوتا ہے۔ کتب میں ساری باتیں نہیں ملتیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو لوگ ہومیو پیتھی کے تجربات کریں وہ اپنی رپورٹیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوایا کریں۔

اس کے بعد حضور انور نے مختلف ادویہ کا ذکر فرمایا۔

ایلنتھوس Ailanthus

فرمایا یہ سیاہ برص میں مفید ہے۔ اس کی نمایاں علامتیں پرسوتی بخار ہے۔ اگر رحم میں انفیکشن رہ جائے تو اس کے نتیجے میں پرسوتی بخار ہوتا ہے۔ اس سے دماغ پر بھی اثر ہو جاتا ہے۔ ٹائیفائیڈ میں بھی یہی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ بال جھڑنے میں مفید ہے۔ عام طور پر امراض کے نتیجہ میں بال جھڑنے میں ایسی دوائیں مفید ہوتی ہیں۔

قد بڑھانے کا نسخہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ جو بیماریاں خاندان کی امراض سے آتی ہوں، جن کا جین (Gene) سے تعلق ہو وہ ٹھیک نہیں ہوتیں۔ لیکن میں نے جو تجربات کئے ہیں اس میں قد بڑھانے کے سلسلے میں حیرت انگیز کامیابی ہوئی ہے۔ یعنی ایسے کیس میں جس میں ماں باپ دونوں چھوٹے قد کے تھے ان کے بچے کا قد کامیابی سے بڑھ گیا۔ اس سلسلے میں روٹین کا نسخہ یہ ہے۔

برائیٹا کارب Baryta Carb 200

بیسی لینم Bacillinium 200

دونوں دوائیں ملا کر (ہفتہ میں ایک دو بار)۔

حضور انور نے فرمایا کہ برائیٹا کارب کی جو بنیادی علامت ہے وہ یہ ہے کہ بچے کا دماغ بھی کچھ بونا ہو، صرف قد ہی بونا نہ ہو۔ اس میں نمایاں اثر کرتی ہے۔ اور آرٹریو سکلوروسس میں بھی کام کرتی ہے۔ برائیٹا کارب خون کی سپلائی دماغ کو درست کرنے کی چوٹی کی دوا ہے۔ قد بڑھانے کے لئے روز مرہ استعمال کا نسخہ یہ ہے:

سلیشیا Silicea 6X

کلکیریا فلور Calc. Fluor 6X

کالی فاس Kali Phos 6X

اس نسخہ سے کم از کم تیس فیصد لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو یہ ۳۰ میں دیں پھر ۲۰۰ میں اسی طرح اوپر کی طاقت والی دوائیاں۔ بعض اوقات ۲۰۰ کی بجائے ایک ہزار (۱۰۰۰) اور پھر دس ہزار کی طاقت میں دیں۔

اینٹی مونیم کروڈ (Antimonium Crud)

یہ سرمہ ہوتا ہے اور کافی گہری اور وسیع الاثر دوا ہے۔ عام ہومیو ڈاکٹرز اس بات پر بہت زور دیتے ہیں کہ یہ کھانا زیادہ کھانے کی دوا ہے۔ جتنا مرضی کھانا کھائیں حتیٰ کہ الٹی ہونے والی ہو تو اس کی ایک خوراک کھانا بچالے گی۔ حالانکہ اس کے علاوہ پاؤں کے سخت موہکوں میں یہ چوٹی کی دوا ہے۔ پاؤں کے نیچے سخت کیل کی طرح موہکے ہو جاتے ہیں۔ ناخن بگڑ جانے کی بھی یہ دوا ہے۔ ناخن بگڑنا یا ناخنوں پر لکیریں پڑنا ضرور کسی بیماری کی علامت ہے۔ اگر زیادہ گہرا مرض ہو ناخنوں کا تو اس میں انگلی پچکتی ہے اور ناخن پھٹا سا ہو کر ساتھ بیٹھ جاتا ہے اور بالکل بے جان ہو جاتا ہے۔ اس میں سورائینم (Psorinum 1000) اہم دوا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ناخن کے متعلق میرا یہ تاثر ہے کہ جب جسم میں گہری کمزوریاں پیدا ہو جائیں تو اس کا ناخنوں پر اثر پڑتا ہے اور سورائینم گہری کمزوریوں سے تعلق رکھنے والی دوا ہے۔ حضور نے فرمایا میں پوٹینسی کے معاملے میں نسبتاً درمیانہ ہاتھ رکھنے کا قائل ہوں۔ بعض ڈاکٹروں کو اونچی طاقت میں دوا دینے کا شوق ہوتا ہے وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اگر اونچی طاقت میں دوا دی جائے اور غلط ہو جائے اور پھر اس کو بدلنا پڑے تو بعض دفعہ آپس میں ٹکراؤ سے گہرے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے پہلے ۲۰۰ میں یا ۱۰۰۰ میں دیں۔ ۲۰۰ سے کم میں سورائینم نہیں دیتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہومیو پیتھی سے مراد ہے جس زہر سے بیماری ہوئی ہے اس سے ملتے جلتے زہر کو بطور دوا استعمال کیا جائے اور آئسو پیتھی سے مراد ہے جس بیماری کا سبب کوئی زہر ہو اسی زہر کو اس بیماری کی شفا کے لئے استعمال کیا جائے۔ لیکن ہومیو پیتھی کے نام میں آئسو پیتھی کی دوائیں بھی شامل ہو چکی ہیں۔ جس طرح نزلے کے لئے انفلوئنزینم (Influenzinum) دیتے ہیں یہ آئسو پیتھی ہے۔

سل کا مرض

حضور انور نے سل کے بارے میں فرمایا کہ بے سیلینم (Bacillinium) ۲۰۰ میں دو دفعہ دی جائے پھر ۱۰۰۰ میں دو دفعہ پھر دس ہزار، پھر پچاس ہزار اور پھر ایک لاکھ میں استعمال کرا دیں تو ایسے شخص کو خواہ کتنا گہرا سل کا مادہ موجود ہو۔ خواہ سارے خاندان کو سل ہو اگر وقت پر دے دی جائے اللہ کے فضل سے اس پر کوئی اثر نہ دکھائے گا۔

خناق (Depthirinum)

خناق کے مریض کو اگر یہ دوا خناق ہونے سے پہلے دی جائے تو بہت لمبے عرصہ تک یہ شفا بخشتی ہے۔ خناق سے مراد ہے گلے میں ایسی انفیکشن جس کے تحت ایک تہہ بہ تہہ گندہ مادہ جم کر سانس کی نالیاں بالکل بند کر دیتا ہے۔ بڑی تکلیف سے بچہ مرتا ہے اکثر بچوں کی دوا ہے۔ حفاظتی ادویہ میں ڈیپتھرینم اونچی طاقت میں چند خوراکیں دیں۔ خناق کی علامتوں میں کالی میور کا بھی گہرا دخل ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اینٹی مونیم کروڈ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس میں زبان کی Thick White Layer ہوتی ہے۔ منہ کی پھپھوندی میں بھی یہ مفید ہے۔ پیٹ میں بہت ہوا ہو اور پسینہ بہت آتا ہو۔ موہکے سخت اور تکلیف دہ ہوں۔ ان میں مختلف مونہہ نہیں بنے ہوتے ایک ہی موہکہ ہے جس کے اندر کھردرا پن پایا جاتا ہے۔ یہ انٹی مونیم کروڈ (Antimonium Crud) کی خاص علامت ہے۔ اگر موہکوں میں شاخیں نکلی ہوں جیسے کینسر کا کٹا پھٹا زخم ہوتا ہے ایسی صورت میں بہترین چیز نائٹرک ایسڈ Nitric Acid ہے۔

کینسر کے زخموں میں ایک اور چیز بہت مفید ہے وہ ہے کہ صرف شہد زخم پر لگایا جائے۔ اس کے بارے میں ایلوپیتھک بھی ایسا ہی تجویز کرتے ہیں۔

شہد

شہد کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ رشیا (روس) میں شہد پر بڑی تحقیق ہوئی ہے۔ انگلستان میں بھی ہوئی ہے۔ کینسر کے زخموں کے لئے خالص شہد ہو۔ یہ جما ہوا نہ ہو بلکہ مائع صورت میں ہو۔ اس کے لگانے سے زخم سے پانی بہت نکلتا ہے یوں لگتا ہے کہ زخم نے سارا شہد نکال دیا ہے۔ آنکھوں کے زخموں اور آنکھوں کی بیماریوں میں شہد کی سلائی لگانا مفید ہوتا ہے۔

اینٹی مونیم ٹارٹ (Antimonium Tart)

یہ دمے کے لئے اس وقت بہت مفید ہے جب یہ دمہ اپنے آخری دموں پر ہو اور مریض کی دفاعی قوتیں جواب دے رہی ہوں، نتھنے سکڑ گئے ہوں، سانس نہ آ رہا ہو۔ ایسی صورت میں تین دوائیں مفید ہیں (۱) کاربو ویج (۲) اینٹی مونیم ٹارٹ (۳) آرسینک۔ اینٹی مونیم ٹارٹ Ipecac کے اگلے حصے کی دوا ہے۔ عام طور پر دمے میں جہاں Ipecac فائدہ پہنچاتی ہے۔ اگر ایپی کاک جواب دے دے اور مرض بہت بڑھ جائے اور حالت غیر ہو ایسی صورت میں انٹی مونیم ٹارٹ دے دی جائے تو وہ رد عمل پیدا کر دیتی ہے اور اس کا رد عمل اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ مریض نے اس دوا سے فائدہ اٹھایا ہے۔ کاربو ویج Carbo Veg کا ایک قطرہ بھی مفید ہوتا ہے ماتھے سے جسم گرم ہونے لگتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مکرم نسیم شاہ صاحب (مرحوم) کو جب پہلی بار دل کا اٹیک ہوا تو لگتا تھا کہ بالکل ختم ہو گئے ہیں۔ یہ حضرت مہر آپا صاحبہ کے بھائی ہیں۔ مجھے اطلاع ملی تو میں نے جا کر انہیں دیکھا اور کاربو ویج منہ میں ڈالی۔ ماتھا گرم ہونے لگا تو مجھے تسلی ہوئی کہ دوا نے اثر شروع کر دیا ہے۔ ڈاکٹروں کے آنے تک سانس نارمل ہو گیا تھا۔ اس کے بعد وہ لمبا عرصہ زندہ رہے۔ میرے کام بھی کرتے رہے اور جو بھی جاتا تھا اس کی مدد کو اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کاربو ویج کسی خاص مرض کے نام کے لئے نہیں بلکہ بعض علامتوں کے نام پر ہے اور نمایاں علامت جسم کا ٹھنڈا ہونا۔ جسم کی دفاعی طاقت کا جواب دے دینا۔ لیکن ابھی دماغ نہ مرا ہو تو کاربو ویج بہت مفید ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایمرجنسی کی دوائیں ذہن پر نقش ہونی چاہئیں۔

اینٹی مونیم ٹارٹ دمے کی انتہائی بگڑی ہوئی حالت میں، آرسینک جب سانس بالکل چھوٹا رہ جائے، جسم میں بے چینی ہو، سر ادھر ادھر مارے، ہل بھی نہ سکے، نبض بھی چھوٹی ہو جائے تو آرسینک اچھا اثر کرتی ہے۔

ایمرجنسی کی دوائیں

یہ تینوں دوائیں ایک دفعہ جب بیماری کو پلٹا دیں تو فوراً دوسری دوائیں دیں کیونکہ یہ ہنگامی صورت کی دوائیں ہیں۔ ایسی دوائیں جو ہر مرض کے کرائسس (بحران) میں کام آئیں۔ اگر اس کے بعد اصل مرض کی دوا نہ دیں اور دوبارہ پھر کوئی کرائسز ہو تو پھر یہ دوا دینے سے یا بہت تھوڑا فائدہ ہوگا یا بالکل نہیں ہوگا۔ اس لئے اس کے فوراً بعد اصل مرض کی طرف توجہ اور اس کے لئے صحیح دوا کی تلاش ضروری ہے۔

پھیپھڑوں کے فیل ہونے کی صورت میں سلفر Sulphur ۲۰۰ اور لائیکوپوڈیم Lycopodium ۲۰۰ مفید اور مستقل اثر کرنے والی دوا ہے۔ یہ گہرے اثر والی دوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اینٹی مونیم ٹارٹ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا اس کا مزاج بھی سمجھنا چاہئے۔ اس میں غصہ اور بدتمیزی پائی جاتی ہے غصیلا بدتمیز یا بداخلاق بچہ یا عورت ہو تو اس کی مستقل دوا بھی بن جاتی ہے۔ یعنی صرف عارضی فائدہ ہی نہیں دیتی بلکہ ایسے مزاج والوں کو یہ مستقل فائدہ بھی دیتی ہے۔ پس مزاج کے ساتھ اگر آپ دوا کو ملائیں تو وہ اس کی عارضی دوا ہی نہیں بلکہ اس کی مستقل دوا بن جاتی ہے۔ اس کی ایک علامت گاؤٹی مزاج ہے۔ شاید گاؤٹی مریض بدمزاج ہو جاتے ہوں تاہم ہر گاؤٹ میں بدمزاجی نہیں ہوتی اس میں صرف چھوٹی انگلیوں کا درد نہیں ہوتا بلکہ بڑے جوڑوں کا بھی درد ہوتا ہے۔

اس میں جب حالت زیادہ خراب ہو تو نتھنے کانپتے

MORSONS CLOTHING
Ladies and Children Clothing
Specialists in
SCHOOL UNIFORMS
Main Showrooms:
682/4 Uxbridge Road, Hayes,
Tel: 081 573 6361/7548
Kidswear Showroom:
54 The Broadway, Ruislip Road,
Greenford
Ladieswear Showrooms:
34 The Broadway, Ruislip Road,
Greenford
Children and Ladieswear
Showrooms:
51 High Street, Wealdstone

ہیں۔ یہ ایک عمومی کیفیت ہے جو کئی قسم کی بیماریوں میں ہوتی ہے۔ عموماً جس وقت پھیپھڑوں میں تکلیف ہو اور سانس جواب دے رہا ہو اس وقت انٹی مونیم ٹارٹ مفید ہے۔ جن کے مسوڑھے جواب دے رہے ہوں اور روزمرہ دانتوں میں تکلیف ہو ان کے لئے بھی مفید ہوگی۔

حضور نے فرمایا بعض دانتوں کی امراض کی تکلیف کی تمیز بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ حمل میں دانت درد ہو تو میگنیشیا کارب Mag. Carb اگر سیاہی زیادہ ہو تو Kreosot کی طرف ذہن جاتا ہے۔ اب تک میرے علم میں مسوڑھوں کی ممتاز کرنے والی علامتیں کوئی نہیں آئیں۔ حضور نے فرمایا جن کے مسوڑھے جواب دیں انہیں گہری دوائیاں کام آئیں گی مثلاً کاربوویج، اینٹی مونیم ٹارٹ اور ایمونیم کارب ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر کسی ہومیو پیتھ کے تجربہ میں اس پہلو سے یقینی ادویہ آئی ہوں تو مطلع کریں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اینٹی مونیم ٹارٹ سے پاؤں متورم ہوتے ہیں۔

ایپس میلی فیکا
Apis Melifica

یہ دوا شہد کی مکھی کے زہر سے تیار ہوتی ہے۔ اس میں بھی خداتعالیٰ نے شفا بخشی ہے۔ شہد کی شفا کا مثبت اثر ہوتا ہے۔ مثبت ان معنوں میں کہ جو بھی مادے ہیں ان کے ردعمل کے طور پر نہیں بلکہ ان کے اندر شفا کے مادے موجود ہیں جو براہ راست اثر دکھاتے ہیں۔

شہد پر تحقیق کریں

حضور انور نے فرمایا اس میں ایک طرف زہر ہے اور دوسری طرف شفا ہے۔ شفا کے مادوں کے ساتھ ساتھ اس کے زہر پر بھی تحقیق ہونی چاہئے۔ احمدیوں کو چاہئے کہ شہد پر تحقیق کریں۔ احمدی مسلمان ڈاکٹروں کو شہد پر غور کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک دفعہ وقف جدید میں کام کے دوران مختلف موسموں، مختلف وقتوں، مختلف پھولوں وغیرہ کی اقسام کے الگ الگ شہد جمع کروائے۔ ان کے رنگوں کے اعتبار سے بھی ان کو الگ الگ کیا۔ قرآن کریم نے ان کے رنگوں کے علیحدہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔ جب قرآن نے یہ بات بیان فرمائی ہے تو اس میں ضرور کوئی حکمت ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ انہی دنوں پھر ۱۹۸۲ء آگیا (اور حضور مسند خلافت پر فائز ہوگئے) جس سے یہ سلسلہ دیگر مصروفیات کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔

حضور نے فرمایا کہ شہد کے مختلف رنگوں پر غور کریں۔ مختلف موسموں اور مختلف پھولوں کو جمع کریں ان پر تحقیق کریں پھر ان کو مختلف بیماریوں سے ملانا۔ یہ عمر بھر کی تحقیق ہے۔ مثلاً فرمایا کہ فجی کا شہد بالکل سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ شہد پر رشیا (روس) انگلستان اور امریکہ میں تحقیق کی گئی ہے احمدی ڈاکٹروں کو چاہئے کہ شہد پر لٹریچر جمع کریں۔ لائبریریوں میں شہد کے بارے میں کتب پڑھیں۔ رشیا میں بھی یہ پروگرام سنا جارہا ہے۔ وہاں کی احمدی خواتین اور دوسرے لوگ اس پر غور کریں اور وہاں کی تحقیق کے نتائج سے آگاہ کریں۔ ماسکو میں ایک بہت ہی قابل خاتون احمدی ہوئی ہیں۔ وہ ماسکو لائبریری سے اس کا پتہ کریں۔

حضور نے فرمایا کہ کینسر کے زخموں اور آنکھوں کی بیماریوں پر تحقیق چاہئے اس پر جیسا کہ حق تھا تحقیق نہیں ہوئی۔ ایک چیز ہے جس کو قرآن کریم نے خاص طور پر بیان کرنے کے لئے چنا ہے اس پر اسی اہمیت کے اعتبار سے تحقیق چاہئے۔

پھر فرمایا کہ اس پر پوری منصوبہ بندی کے ساتھ Systematically تحقیق کا پروگرام بنایا جائے۔ احمدیوں کو تحقیق کرنی چاہئے کہ وہ اس تحقیق کا Synopsis بنائیں اور مجھے بھجوائیں۔ تاکہ میں ان کو گائیڈ کرسکوں۔ تاکہ ایک ہی قسم کی تحقیق سب لوگ نہ کریں اور یہ تحقیق معین اور واضح ہو۔

حضور نے فرمایا کہ نیم کا شہد کڑوا بھی ہوتا ہے جسے لوگ پسند نہیں کرتے یہ ذیابیطس کے لئے مفید ہوتا ہے۔ ایک دفعہ میں نے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے لئے خاص طور پر جنگل سے تلاش کروایا تھا۔ اسی طرح کیکر کا شہد اپنا اثر رکھتا ہے مختلف موسموں، پھولوں اور مختلف رنگوں کا شہد ملا کر ان کو ان کے رنگوں کے اعتبار سے الگ الگ کیا جائے پھر بیماریاں معین کی جائیں کہ فلاں شہد فلاں بیماری میں کام آتا ہے۔ اس سے تحقیق کے کئی رستے کھل سکتے ہیں۔

Ailanthus ایلنتھس

کالے داغ اور جھلیوں میں بیماریوں کا بیٹھ رہنا۔ جھلیوں کا بریک ڈاؤن اور پرسوتی بخار میں مفید ہے۔ بالوں کے اگنے میں بھی اس سے علاج کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا سورائینم بھی گنجے پن میں مفید ہے۔ تاہم بال جھڑنے کی دوائی دینے کے لئے بال جھڑنے کی وجہ کا تعین ضروری ہے۔ احمدی ڈاکٹروں کو چاہئے کہ اس تحقیق کے میدان میں آگے بڑھیں۔ اس سے ان کی آمد بڑھے گی اور جب ان کی آمد بڑھے گی تو چندے بھی بڑھیں گے۔

خریداران الفضل سے گزارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرماکر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

fozman
foods
A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
081 478 6464 &
081 553 3611

بقیہ اردو ادب اور

☆ "ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے"۔

☆ "میرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کرچکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے"۔

☆ "غرض مرزا صاحب نے یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے، قائم رہے گا"۔

(مجدد اعظم صـ ۱۲۲۴ تا ۱۲۲۶)

☆ "غیر مذاہب کی تردید میں اور اسلام کی حمایت میں نادر کتابیں انہوں نے تصنیف کی تھیں ان کے مطالعہ سے جو وجد پیدا ہوا وہ اب تک نہیں اترا ہے۔ ان کی کتاب براہین احمدیہ نے غیر مسلمانوں کو مرعوب کر دیا اور اسلامیوں کے دل بڑھا دئے اور مذہب کی پیاری تصویر کو ان آلائشوں اور گرد و غبار سے صاف کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا جو مجاہیل کی توہم پرستیوں اور فطری کمزوریوں نے چڑھا دئے تھے۔ غرضیکہ اس تصنیف نے کم از کم ہندوستان کی حد تک دنیا میں ایک گونج پیدا کر دی جس کی صدائے بازگشت ہمارے کانوں میں اب تک آرہی ہے"۔

(وکیل ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

مرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر اخبار کرزن گزٹ دہلی لکھتے ہیں:-

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا۔ اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کی رد میں لکھی گئی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دئے گئے ہیں آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا۔ سوائے اس کے کہ آریہ نہایت بدتہذیبی سے اسے یا پیشوایان اسلام یا اصول اسلام کو گالیاں دیں کوئی معقول جواب نہ دیا نہ دے سکتے ہیں۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ سارے ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ ایک پرجذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اس کے دماغ میں بھرا رہتا تھا اور جب وہ لکھنے بیٹھتا تو جچے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی کہ بیان سے باہر ہے"۔

(کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

بشکریہ:
(مجلہ الجامعۃ الاحمدیہ، ربوہ)

دعوت الی اللہ

"وہ احمدی جو ابھی تک دعوت الی اللہ کے کام سے غافل ہیں ان کو میں بتاتا ہوں کہ اب تو یہ حالت ہے کہ وہ مجرم بنتے چلے جارہے ہیں۔ خدا کی تقدیر ان لوگوں کو قریب لانے کا انتظام کر رہی ہے... اس کے باوجود اگر آپ ان کو دین حق سے متعارف نہیں کرواتے تو ان کو دین حق سے محروم رکھنے کا گناہ آپ سر لیتے ہیں اور یہ بڑی جرأت ہے اور بڑی بے حسی بھی ہے" (خطبہ جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۸۷ء)

"حقیقت یہ ہے کہ وہ جماعت جو دوسروں کو اپنے اندر شمولیت کی دعوت دینے کے فریضہ کو بھلا بیٹھے وہ اپنی اولادوں کو بھی کھو دیتے ہیں جو انہوں نے پہلے حاصل کی تھیں اور ہر ایک پہلو سے اچھائی کا معیار گرنے لگتا ہے"

(خطبہ جمعہ ۲۵ جولائی ۸۷ء)

"تبلیغ کوئی طوعی چندہ نہیں ہے کوئی نفل نہیں ہے کہ نہ بھی ادا کریں گے تو آپ کی روحانی شخصیت مکمل ہو جائیگی دعوت الی اللہ فریضہ ہے اور ایسی شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے اگر دعوت نہ دی تو تو نے رسالت کو ہی ضائع کردیا۔ آپ کی امت بھی جوابدہ ہے اور ہم میں سے ہر ایک جوابدہ ہے"

(خطبہ جمعہ ۵ جولائی ۱۹۸۵ء)

"پس میں تمام احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تمام دنیا کے انسانوں کو خدائے حی و قیوم کی طرف بلائیں۔ مشرق کو بھی بلائیں اور مغرب کو بھی بلائیں ..... اے محمدؐ کے غلامو! اور اے دین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متوالو! اب اس خیال کو چھوڑ دو کہ تم کیا کرتے ہو اور تمہارے ذمہ کیا کام لگائے ہیں۔ تم میں سے ہر ایک داعی ہے اور ہر ایک خدا کے حضور جوابدہ ہوگا۔ تمہارا کوئی بھی پیشہ ہو کوئی بھی تمہارا کام ہو دنیا کے کسی خطہ میں بس رہے ہو کسی قوم سے تمہارا تعلق ہو تمہارا اولین فرض یہ ہے کہ دنیا کو محمدؐ کے رب کی طرف بلاؤ اور ان کے اندھیروں کو نور میں بدل دو اور ان کی موت کو زندگی بخش دو"

(خطبہ جمعہ ۲۵ فروری ۱۹۸۳ء)

(ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ)

1 HOUR
PHOTO PRINTS
SET A PRINT
246, WIMBLEDON PARK ROAD, SOUTHFIELDS, LONDON SW18
PHONE 081 780 0081

دلچسپ خبریں

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

ختنوں سے اتری ہوئی جلد کا مفید استعمال

آسٹریلیا میں مسلمان بچوں کے ختنوں سے جو جلد اترا کرتی تھی پہلے تو اسے پھینک دیا کرتے تھے۔ پھر کسی کو خیال آیا کہ ختنوں کے اس بائی پراڈکٹ (ضمنی پیداوار) کو کسی اچھے مصرف میں کیوں نہ لایا جائے۔ کئی بچے جل جاتے تھے، کئی پیدائشی طور پر جلدی مرض میں مبتلا ہوتے تھے اور ان کو پیوند لگانے یعنی گرافٹنگ (Grafting) کے لئے جلد کی ضرورت ہوا کرتی تھی۔

کہتے ہیں ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ ڈاکٹر اسی اتری ہوئی جلد کو لیبارٹری میں لے گئے اور اس کی مصنوعی طریقہ سے افزائش یا پرورش (Culture) شروع کر دی۔ اب کئی سال کی محنت کے بعد اس قابل ہو گئے ہیں کہ صرف ایک بچے کے ختنہ سے حاصل ہونے والی جلد کو اتنا بڑھایا گیا ہے کہ وہ پچاس بالغ انسانوں کے مکمل جسموں کو ڈھانپ سکتی ہے۔ اس غرض کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد کئے گئے اور اب چھوٹے سے ٹکڑے سے بہت بڑی مقدار میں پوری موٹائی کی جلد تیار کرنے لگے ہیں۔

جلد کی لیبارٹری میں پیدائش سب سے پہلے ۱۹۸۰ء میں امریکہ میں شروع ہوئی تھی۔ سڈنی کے ڈاکٹروں نے جلدی جلدی یہ طریقہ سیکھ کر اس پر تجربات شروع کر دئے اور اب انہوں نے خود نئے نئے بہتر طریقے دریافت کر لئے ہیں۔ اس منصوبہ کے سربراہ ڈاکٹر مارک آئزن برگ (Dr. Mark Eisenberg) تھے۔ ان کا ایک بچہ پیدائشی طور پر وراثتی مرض Cotton Wool Syndrome میں مبتلا ہے جس کا نام Epidermolysis Bullosa (E. B.) ہے۔ اس مرض کے بچوں کی جلد بہت ہی پتلی اور کمزور ہوتی ہے۔ جیسے ٹشو پیپر ہو۔ اس میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔ اور معمولی چھونے سے بھی پھٹ جاتی ہے۔ اپنے بچوں کی بیماری کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب اس منصوبہ پر کام کرنے میں بہت پرجوش اور مخلص تھے۔ اور جلد ہی انہوں نے ایسا طریقہ معلوم کر لیا جس سے ختنہ کا ایک ٹکڑا جو ڈاک کے ٹکٹ کے برابر ہوتا ہے وہ صرف چھ ہفتوں میں اتنا بڑھ جاتا ہے کہ بالغ انسان کے نصف جسم کو ڈھانپ سکے یعنی تقریباً ۳ء۱ مربع میٹر۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف اب تک پرنس آف ویلز ہسپتال میں ایسے ۲۲ بچوں کی ساری جلد کامیابی کے ساتھ تبدیل کر چکے ہیں جو Cotton Wool Syndrome میں مبتلا تھے۔

اس کے علاوہ جلے ہوؤں کا بھی علاج اس ذریعہ سے کیا جاتا ہے اور اب Skin Bank یعنی جلد کو محفوظ رکھنے کا بنک بھی یہاں وجود میں آگیا ہے۔ ڈاکٹر آئزن برگ کہتے ہیں کہ ایک ختنہ سے اتری ہوئی جلد میں اتنی صلاحیت ہے کہ اسے بڑھا کر فٹ بال گراؤنڈ کے نصف رقبہ کے برابر کر لیا جائے۔ سبحان اللہ ایک ذرہ سے انسان کے دوبارہ وجود میں آسکنے پر یہ کیسی عمدہ دلیل ہے۔

سوروں کو بھگانے کا جدید طریقہ

سڈنی مارننگ ہیرلڈ کی یہ خبر ہے اور دروغ برگردن راوی کہ کرناٹک انڈیا کا ایک کسان سوروں کے ہاتھوں بہت پریشان تھا وہ آتے اور اس کی فصل کو اجاڑ دیتے۔ ان حملوں سے بچاؤ کے لئے اس نے کئی پاپڑ بیلے، آوازیں نکالیں، ڈھول بجائے، کئی سوانگ بھرے لیکن سب بیکار۔ پھر ایک دن اسے کیا سوجھی کہ اس نے اپنے کھیت میں ایک چھوٹے سے ٹیپ ریکارڈر پر مائیکل جیکسن کا گانا لگا دیا۔ اب جب سور حسب معمول آئے تو گانے کی دھما چوکڑی کی آوازوں سے اپنی چوکڑی بھول گئے اور دم دبا کر بھاگ گئے۔ اب اس کارگر ہتھیار کے ہاتھ لگنے پر وہ ٹیپ پر مائیکل جیکسن کا گانا لگا دیتا ہے اور خود چین کی بانسری بجاتا ہے۔

(ماخوذ از ہیرلڈ ۵ اپریل ۱۹۹۵ء)

□□

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

آسٹریلیا کی حزب اختلاف لبرل پارٹی کے ڈپٹی لیڈر براؤن کا پرتھ سے تعلق ہے۔ حال ہی میں انکشاف ہوا ہے کہ کوئی پانچ سال پہلے انہوں نے کسی بات پر اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا تھا۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی۔ لیکن آسٹریلیا کی عورتوں اور ان سے ووٹ حاصل کرنے والوں کی لابی بہت طاقتور ہے۔ آج کل اخباروں اور ٹی وی وغیرہ پر بہت شور ہے کہ ان کو نہ صرف ڈپٹی لیڈری سے بلکہ پارلیمنٹ سے ہی استعفیٰ دینا چاہئے جبکہ دونوں میاں بیوی ٹی وی پر پیش ہو کر اس کو ذاتی معاملہ قرار دے کر لوگوں کو ان سے صرف نظر کرنے کی اپیلیں کر رہے ہیں۔

۴ اپریل کو لبرل پارٹی کے لیڈر جب پرتھ کے دورہ پر گئے تو ان کے پروگرام میں ایک اسکول کا دورہ بھی شامل تھا۔ ان کے وہاں پہنچنے سے پہلے ایک اخبار نویس وہاں پہنچا اور فرداً فرداً بعض طالب علموں کو تجویز کیا کہ وہ مسٹر جان ہاورڈ سے اس بارہ میں سوال پوچھیں۔ لیکن سب بچوں نے سینیٹر براؤن کے بارہ میں کہا کہ ہم تو اسے جانتے ہی نہیں اور نہ اس سے دلچسپی ہے کہ ان کا کیا قصہ ہے۔ الغرض جب لبرل لیڈر اسکول میں آئے تو طلباء نے ان سے نشہ آور Marijuana اور جرائم کے تعلق میں سوال کئے اور کسی نے اس معتوب سیاست دان کے بارہ میں سوال نہیں کیا۔ ظاہر ہے انہیں جن باتوں سے دلچسپی تھی انہوں نے انہی کے بارہ میں سوال کرنا تھا۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

(ماخوذ از ہیرلڈ، ۵ اپریل ۱۹۹۵ء)

امریکہ میں احمدیہ مشن کے قیام کی زبردست پیش گوئی

امریکہ میں احمدیہ مشن کا قیام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک پیش گوئی کا نہایت شاندار ظہور اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ایک چمکتا نشان ہے جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔

آج سے ۷۵ برس قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ مشن کا افتتاح کرنے کی غرض سے امریکہ کے ساحل پر اترے تو امریکی گورنمنٹ نے ان پر پابندی عائد کر دی۔

جب یہ خبر ہندوستان پہنچی تو بعض متعصب فرقہ پرستوں نے اس پر خوشی کے شادیانے بجائے لیکن حضرت مصلح موعودؓ نے سیالکوٹ میں ایک پبلک جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے نہایت واشگاف الفاظ میں یہ پیش گوئی فرمائی کہ:

"ہم نے اپنے ایک مبلغ کو امریکہ بھی بھیج دیا ہے جسے تاحال تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور اسے روک دیا گیا ہے لیکن ہم امریکہ کی رکاوٹ سے رک نہیں جائیں گے۔ امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔

(الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۲۰ء)

اس پرشوکت اور عظیم الشان پیش گوئی پر صرف چند ماہ ہی گزرنے پائے تھے کہ امریکی حکومت کو خدا کی روحانی حکومت کے سامنے جھکنا پڑا اور شکاگو میں احمدیہ مشن کا قیام عمل میں آگیا۔

اس وقت امریکہ کے تمام اہم شہروں میں جماعت کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور متعدد مساجد اور مشن ہاؤس بھی موجود ہیں۔ مشن کی طرف سے "مسلم سن رائز" کے نام سے ایک مقتدر جریدہ بھی شائع ہوتا ہے جو ملک بھر میں وسیع اثر رکھتا ہے۔ دینی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے متعدد انگریزی مطبوعات بھی شائع ہو چکی ہیں۔

امریکہ مشن کی کامیابیوں کا یہ مختصر سا خاکہ پیش کرنے کے بعد ذیل میں پاکستان میں امریکی سفارت خانے کے ترجمان (Panoroma) کا ۱۹۵۲ء کا مندرجہ ذیل انکشاف ملاحظہ فرمائیے:

ترجمہ: ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۱۲ ہزار مسلمان آباد ہیں جن میں بارہ سو پاکستانی ہیں۔ دس ہزار دوسرے مشرقی ممالک سے آئے ہیں اور ایک ہزار نو مسلم ہیں جو جماعت احمدیہ کی تبلیغ سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں"۔

(پینوراما شمارہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۲ء)

سائنس کی دنیا

(آصف علی پرویز)

آٹو میٹک سکرین صاف کرنے والا برش (Automatic Screen Wiper)

بارشوں کے موسم میں کار چلانے میں کئی قسم کی مشکلات پیش آسکتی ہیں مثلاً بریک لگانے کے لئے زیادہ فاصلہ درکار ہوتا ہے۔ اور پھر گاڑی کے Wiper کو چلانا پڑتا ہے تاکہ ونڈ سکرین (Wind Screen) سے پانی اتر سکے۔ بارش اگر زیادہ ہو تو Wiper کو تیزی سے چلانا پڑتا ہے تاکہ سکرین جلد صاف ہو سکے۔ واضح ہے کہ یہ بات ڈرائیور کو ضروری کام کرنے مثلاً سٹیرنگ وھیل کو کنٹرول کرنے وغیرہ میں حارج ہو سکتی ہے۔

آج کل بعض کمپنیاں اس بات پر تحقیقات کر رہی ہیں کہ ایسے آلات تیار کئے جائیں کہ ادھر بارش ہوئی اور ادھر خود بخود Wiper نے کام شروع کر دیا۔ جتنی تیز بارش ہوگی اسی تیزی کے ساتھ Wiper چلے گا۔ اسکے لئے "انفراریڈ" روشنی کا استعمال کیا گیا ہے۔ بارش ہونے کے نتیجہ میں "ونڈ سکرین" میں سے ہو کر آنے والی روشنی کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایک پرزہ خود بخود Wiper کو حرکت میں لانا شروع کر دے گا۔

بنجر زمینوں میں ہریاول

عام طور پر زمینوں کے بنجر ہونے کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ ان میں نمی کی بہت کمی ہو جاتی ہے، دوسرے ان میں نشوونما دینے کی طاقت (Nuteritions) بھی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ فلسطین کے اردگرد کی زمینوں کے بنجر ہونے کی بھی یہی وجہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے روئیدگی پیدا فرمانے کا انتظام ایک نہایت ہی معمولی کیڑے یعنی Rock Snail کے ذمہ لگایا ہے۔ یہ گھونگا چٹانوں سے پتھر کھاتا ہے۔ سائنس دانوں نے تفصیلی مشاہدے کے بعد یہ معلوم کیا ہے کہ اس گھونگے کی زبان پر بڑے ہی باریک اور تیز دانت ہوتے ہیں اور ان دانتوں کی مدد سے یہ چٹانوں کو آہستہ آہستہ کھاتا ہے۔ جب یہ اپنا فضلہ خارج کرتا ہے تو اس میں نائٹروجن (جو بطور کھاد کام کرتی ہے) موجود ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسی جگہ میں ہریاول پیدا ہو جاتی ہے۔ سائنس دانوں نے باقاعدہ تجربات کرنے کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ ان گھونگھوں کی موجودگی زمین کو زرخیز کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔

ASIAN AND ENGLISH JEWELLERY
BEST DISCOUNTS
MEDINA
JEWELLERS
VAT REGISTERED
1 CALARENDEN ROAD
WHALLY RANGE
MANCHESTER M16 8LB
061 232 0526

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

گذشتہ چند دن میں جو اخبارات و جرائد موصول ہوئے ہیں ان سب کے مضامین کا احاطہ کرنا اس مختصر کالم میں ممکن نہیں ہے۔ البتہ کوشش کی گئی ہے کہ ایسے مضامین کا انتخاب کیا جائے جو "الفضل انٹرنیشنل" کے قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں اور حوالہ کے طور پر بھی استعمال ہوسکیں۔ آئیے ان اخبارات و رسائل پر ایک نظر ڈالیں۔

روزنامہ "الفضل" کے ۱۱ اپریل کے پرچہ میں "تعریف اور خوشامد" کے عنوان سے سید احسن صاحب کا مختصر مضمون ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ خوشامد اور تعریف دو مختلف رویے ہیں اور جہاں خوشامد ایک گھٹیا رویہ اور کئی نقصانات کا موجب ہے وہاں تعریف کسی کی زندگی میں بہت اہم مثبت کردار ادا کرسکتی ہے۔ مضمون نگار ازدواجی و دفتری تعلقات اور دیگر معاشرتی مثالیں بیان کرتے ہوئے نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ جائز اور سچی تعریف ایک ضرورت ہے جو اعتماد اور آئندہ زندگی میں ترقیات کا باعث بنتی ہے۔

اسی شمارہ میں ایک اور مفید مضمون "بچوں کے لئے احتیاطی تدابیر" کے عنوان سے ڈاکٹر امۃ الرقیب صاحبہ کا شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ جب بچے رینگنا یا چلنا شروع کردیں تو انہیں اپنی نگرانی میں رکھنا چاہئے اور ان کی پہنچ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نقصان کا باعث بن سکتی ہو مثلاً دوائیں، صابن، شیمپو، ماچس، سگریٹ، چھری، چاقو، شیونگ کا سامان، کیل، سلائیاں اور دیگر ہتھیار وغیرہ۔ اسی طرح بجلی کی تاریں، پنکھے، استری، ہیٹر، چولہے نیز گرم برتن اور گرم دودھ وغیرہ سے بھی بچے کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح گھر میں فرش پر کوئی سکہ، مٹر کا دانہ یا پلاسٹک کا لفافہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔

اسی شمارہ میں شائع شدہ ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کی ایک نظم سے دو اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

اگرچہ جان سے جاتے رہے ہم
مگر اوروں کے کام آتے رہے ہم
یہ کیسا عشق فرماتے رہے ہم
دلِ ناداں کو تڑپاتے رہے ہم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات میں سے ایک مختصر اقتباس پیش ہے۔

"خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کے لئے تیار رہو تا خدا تعالیٰ تمہارے مصائب کو دور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو"۔

ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ مارچ ۱۹۹۵ء کے شمارے میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کی ایک تحریر شائع ہوئی ہے جس میں اس عظیم الشان اعجازی نشان کی تفصیل بیان کی گئی ہے جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا کشف بیان فرمایا کہ "خدا تعالیٰ کے سامنے کتاب قضاء و قدر پیش کی گئی اور خدا تعالیٰ نے جو ایک حاکم کی شکل پر متمثل تھا اپنے قلم کو سرخی کی دوات میں ڈبو کر اول اس سرخی کو اس عاجز کی طرف چھڑکا اور بقیہ سرخی کا قلم کے منہ میں رہ گیا اس سے اس کتاب پر دستخط کردیئے"۔ حضرت اقدسؑ نے اس کشف کو بیان کرتے ہوئے اس امر کو بالوضاحت بیان فرمایا کہ بعض کشفی امور جن کا خارج میں نام و نشان نہیں محض قدرت غیبی سے وجود خارجی پکڑ لیتے ہیں۔ پس وہ سرخی جو ایک امر کشفی تھا وجود خارجی پکڑ کر نظر آگئی۔ اس کے بعد مضمون میں اس کشف کے بارے میں ثناء اللہ امرتسری کے اعتراض کے جواب میں حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کی شہادت درج کی گئی ہے جنہوں نے موکد بعذاب قسم کھاکر اس واقعہ کی تفصیل ایک جلسہ میں بیان کی تھی۔

محترم سمیع اللہ زاہد صاحب کا مرتبہ ایک مضمون سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے توکل علی اللہ کے بارہ میں سلسلہ وار جاری ہے۔ حضرت اقدس کے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور توکل کی کئی روایات اس مضمون میں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً مولوی کرم دین والے مقدمہ میں جب حضور علیہ السلام کو یہ اطلاع ملی کہ ہندو مجسٹریٹ کی نیت ٹھیک نہیں تو حضور جو ناسازی طبع کی وجہ سے لیٹے ہوئے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے اور بڑے جلال کے ساتھ فرمایا کہ "وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے"۔

محترم چوہدری محمد علی صاحب کا مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی نشریات کے آغاز کے حوالے سے ایک طویل "قصیدہ تہنیت" بھی اس شمارے میں شائع ہوا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں

یہ جو ہم اس قدر رہے ہیں ملول
اس کا انعام ہوگیا ہے وصول
آسماں سے سر "منارہ شرق"
"ابن مریم" کا ہو رہا ہے نزول
روز اترتا ہے مسکراتا ہوا
روز کھلتا ہے وہ گلاب کا پھول
روز چڑھتا ہے چاند چہرے کا
روز ہوتا ہے چاندنی کا نزول

ماہنامہ "انصاراللہ" کے اسی شمارے میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ کی "حیات قدسی" سے دو ایمان افروز واقعات پیش کئے گئے ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ وقت کے ارشاد پر آپ جس مہم کے لئے بھی روانہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر عظیم الشان کامیابی سے نوازا۔

محترم واحد اللہ صاحب جاوید نے قبول احمدیت کے بعد یقین و معرفت کی جانب اپنے سفر کو بیان کیا ہے کہ کس طرح دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ سے انکی راہنمائی فرمائی اور احمدیت کے نور سے انہوں نے طاہر القادری جیسے علماء کا منہ دلائل سے بند کردیا۔

محترم عبدالسلام اسلام صاحب کی ایک نظم سے، جو اس شمارے میں شائع ہوئی ہے، دو اشعار پیش ہیں

دل میں مچلتی ہے مرے ہر دم یہ آرزو
نوعِ بشر کے غم میں ہو ہر آنکھ باوضو
اوروں کا درد بانٹ کر تسکین دل ملے
مستی ہو ایسی پیار کی شرمندہ ہو سبو

ماہنامہ "تشحیذالاذہان" ربوہ کے فروری کے شمارے میں حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں محترم فرید احمد نوید ایک مضمون میں تحریر کرتے ہیں کہ "بائبل میں حضرت ادریسؑ کو حنوک کہا جاتا ہے۔ آپکا تعلق عراق کے شہر بابل سے تھا جہاں سے ہجرت کرکے آپ مصر میں آباد ہوئے۔ آپؑ حضرت نوحؑ کے آباء میں سے تھے۔ قرآن کریم نے صبر اور سچائی آپکی خاص صفات بیان کی ہیں۔ ۸۲ سال کی عمر میں آپکی وفات ہوئی"۔

ایک مضمون صحابی رسولؐ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے جو عشرہ مبشرہ میں شامل تھے۔ ان کے والد زید بن عمرو بھی موحد تھے اور حضرت رسول اکرمؐ سے دوستانہ تعلقات رکھتے تھے لیکن آنحضورؐ کی بعثت سے قبل ہی ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت سعید بن زید نے لمبی عمر پائی اور حضرت معاویہ کے دور حکومت میں وفات پائی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اگست ۱۹۳۷ء میں جماعت کے نام ایک پیغام دیا تھا، اس میں سے ایک اقتباس کے ساتھ آج کا کالم ختم کرتے ہیں۔

"زندگیاں وقف کرنے والے ہمیشہ تم میں سے ہوتے رہیں اور ہر ایک اپنی جائیداد کے وقف کرنے کا عہد کرنے والا ہو۔ خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو۔ صداقت تمہارا زیور، ایمان تمہارا حسن اور تقویٰ تمہارا لباس ہو۔"

دنیائے مذاہب

عیسائی علماء عہدنامہ قدیم و جدید کے نظریاتی و فلسفیاتی اختلافات کو دور کرنے کی سنجیدہ کوششیں کر رہے ہیں

آسٹریلیا (نمائندہ الفضل)۔ ایک خبر کے مطابق عیسائی علماء عہدنامہ قدیم اور جدید (انجیل) میں حائل فلسفیانہ دیوار میں شگاف ڈالنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ خبر کے مطابق:

"Attempts to breach the philosophical divide between the Old and New Testaments will resume in earnest at Baulkhans hills on tuesday, when visiting Jewish/ Christian scholar Dr Arnold Fruchtenbaum will discuss 'The stages of Armageddon ' among other happy-go-lucky topics."
(Herald 27.3.95).

Armageddon نیکی و بدی کے جنگ کا مقام ہے جس کا ذکر 'Revelation 16:16' میں ہے۔

یہ خبر اس لحاظ سے دلچسپ ہے کہ خود عیسائیوں کے نزدیک بھی تورات و انجیل کی تعلیمات میں بنیادی فرق ہے جس کی باہم تطبیق ضروری ہے۔ اس دیوار میں کون کون سے اختلافات کے پتھر چنے ہوئے ہیں یہ ایک علیحدہ داستان ہے لیکن کچھ موٹے موٹے پتھر یہ ہیں ان کو توڑے بغیر اس دیوار میں شگاف ممکن نہیں۔

تورات کے مطابق خدا اول و آخر ہے اور اس کے سوا اور کوئی خدا نہیں (Deut,6:4)۔

انجیل کے مطابق آسمان میں باپ، کلمہ اور روح القدس تین گواہی دینے والے ہیں اور تین ایک ہیں۔ (1, John 5:7) اس "تین میں ایک اور ایک میں تین" کا ذکر تورات میں نہیں۔ تورات کے مطابق صرف خدا ہی نجات دہندہ (Saviour) ہے (Isaiah 43:11) لیکن انجیل کے مطابق نجات دہندہ یسوع مسیح ہے۔ (1,John4:10) اور Galatians 4:4&5 وغیرہ۔ تورات کے مطابق موسیٰؑ کو شریعت (Law) دی گئی (Deut:5:1) جبکہ انجیل کے نزدیک شریعت لعنت ہے (Galatian,3:13)۔

بائبل کے مطابق نیک اعمال شرف قبولیت پاتے ہیں۔

"If thou doest well , shalt thou not be accepted?" (Genesis 4:7).

جبکہ انجیل کے مطابق نجات صرف یسوع مسیح کے خون سے ممکن ہے (1.Peter 1:19)۔

واقفین نو کے والدین کے لئے

ضروری اعلان

تمام ایسے احباب جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف نو کے تحت وقف کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر وقف نو کا فارم پر کرنے کے بعد ان کا پتہ تبدیل ہو گیا ہو تو فوری طور پر شعبہ وقف نو مرکزیہ (لندن) کو اطلاع بھجوائیں۔ اطلاع دیتے وقت "حوالہ نمبر وقف نو" ضرور تحریر کریں تا کہ ریکارڈ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔ مرکزی ریکارڈ میں اندراج مکمل ہونا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر مکمل پتہ ضرور درج ہونا چاہئے اور جب بھی پتہ تبدیل ہو اس کی اطلاع ضرور دی جانی چاہئے۔

اطلاع بھجوانے کا پتہ:

Incharge Waqfe Nau, (Central)
16 Gressenhall Road
London SW18 5QL
United Kingdom

(انچارج تحریک وقف نو۔ مرکزیہ) (لندن)

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
041 777 8568
FAX 041 776 7130

چوہدری ریاض احمد شہید کے واقعہ شہادت کے متعلق
پاکستان کے اخبارات کی خبریں

[پریس ڈیسک]

جمعہ ۳۱ مارچ کو مٹہ مغل خیل میں علماء نے جمع ہو کر فتویٰ دیا کہ دولت خان مرتد ہونے کے بعد واجب القتل ہو گیا ہے تاہم اس دوران دولت خان نے ان علماء کے سامنے پیش ہو کر کلمہ پڑھا اور ختم نبوت کا اقرار کیا جس سے علماء وقتی طور پر مطمئن ہو گئے تاہم علاقہ کے لوگوں کے مطابق دولت خان اس کے بعد بھی قادیانیت کے پرچار میں سرگرم رہا جس کے بعد مٹہ مغل خیل کے افغان مہاجر کیمپ کے دارالعلوم کے مہتمم مولوی لعل رحمان نامی افغان مہاجر نے مٹہ میں لوگوں کو جمع کر کے ایک بار پھر دولت خان کے قتل کا فتویٰ جاری کیا اور اس سے پورے علاقے میں کشیدگی کی فضا پیدا ہوئی۔ مقامی مجسٹریٹ اور پولیس حکام کو اس تمام صورت حال کا علم تھا لیکن بروقت کوئی اقدام کرنے کی بجائے معاملے پر خاموشی اختیار کی۔

جمعرات ۶ اپریل کو ایک بار پھر مقامی علماء کا جرگہ منعقد ہوا جس میں دولت خان کے مرتد ہونے کے فتویٰ کی تجدید کی گئی۔ اس صورت حال میں انتظامیہ نے مداخلت کرتے ہوئے دولت خان اور ان کے بعض عزیزوں کو اندیشہ نقص امن کے تحت گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد انہیں جوڈیشنل حوالات چارسدہ منتقل کر دیا گیا۔

دولت خان کے عزیزوں نے تو اپنی ضمانت کروالی تاہم مقامی ضامن دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے دولت خان کو مبینہ طور پر قادیانیت میں داخل کرنے والا عبدالرشید اتوار کی صبح دولت خان کی ضمانت کے لئے "شب قدر" پہنچا۔ اس موقع پر پشاور کا ایک وکیل بشیر احمد، مردان کا ایک قادیانی ریاض احمد ولد کمال الدین .... اور ایک ڈرائیور بھی اس کے ہمراہ تھا۔ شب قدر کی کچہری پہنچنے پر مجسٹریٹ عادل خان کی عدالت کے باہر عبدالرشید اور اس کے ساتھیوں کا آمنا سامنا وہاں موجود افراد سے ہوا جس میں دولت خان کے بعض عزیز بھی شامل تھے۔ جنہوں نے عبدالرشید کو برا بھلا کہا اور بعد ازاں اس پر حملہ آور ہوئے۔ جس کے دوران عبدالرشید کو بری طرح زدوکوب کیا گیا۔ جبکہ وکیل بشیر احمد نے بھاگ کر جان بچائی ۔ ڈرائیور کو پولیس نے حراست میں لے لیا اور اس کی سرخ رنگ کی کار بھی قبضہ میں لے لی۔ جبکہ عبدالرشید کے قادیانی ساتھی ریاض احمد نے قریب واقع عدالت میں پناہ لی .... چند لمحوں میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد "شب قدر" بازار میں کچہری پہنچی اور تحصیل دار رسد خان کے دفاتر کا گھیراؤ کر لیا۔

عدالت کے دروازہ پر پولیس کی موجودگی کے باعث بعض افراد تحصیل دار کی عدالت کی چھت پر چڑھ گئے اور چھت میں سوراخ کر کے وہاں سے کمرہ کے اندر کود گئے اور ڈنڈوں، چھریوں اور مکوں سے ریاض احمد کو مارنا شروع کر دیا .... اس دوران ریاض احمد جان بچانے کے لئے ایک مرحلے پر ڈی۔ ایس۔ پی۔ سے لپٹ گیا تاہم پولیس اسے بچا نہ سکی اور مشتعل افراد ریاض احمد کو جان سے مارنے کے بعد اس کی لاش میں رسی ڈال کر کچہری سے گھسیٹ کر باہر لائے۔ یہ ہنگامہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا جس کے بعد لوگ لاش کو گھسیٹ کر شب قدر پولیس اسٹیشن لے گئے ۔ اس واقعہ کے بعد شب قدر چوک میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ (بحوالہ، روزنامہ نوائے وقت، لاہور، اشاعت ۱۰ اپریل ۱۹۹۵ء)

—○ ○—

"..... دولت خان جو اس وقت پشاور میں سنٹرل جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے اس کی ضمانت ہونے کے بعد بھی اب اس کی زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں دی جا سکتی"۔

(روزنامہ ڈان، پشاور، اشاعت ۱۲ اپریل ۱۹۹۵ء اردو ترجمہ)

—○ ○—

" مشتعل ہجوم نے اسلام ترک کرنے والے قادیانی کے ساتھی کو عدالت کے باہر سنگسار کر دیا۔

پشاور کے قریبی شہر شبقدر میں حکام نے اسلام چھوڑ کر قادیانی بننے والے دولت خان کو حراست میں لے رکھا تھا۔ اس کے دو قادیانی ساتھی ضمانت کے لئے گئے تو ہجوم ٹوٹ پڑا۔ ایک قادیانی ہلاک دوسرا شدید زخمی ہو گیا۔

مرنے والے کا ساتھی توہین رسالت کے الزام میں زیر حراست ہے۔ درخواست ضمانت کی منسوخی کے بعد ہجوم نے پتھروں، لاٹھیوں اور اینٹوں کی مدد سے ہلہ بولا"۔ (روزنامہ الاخبار، اسلام آباد، ۱۱ اپریل ۱۹۹۵ء)

—○ ○—

دونوں کی پٹائی کے وقت پولیس خاموش رہی

"شب قدر میں حالات کشیدہ ہیں۔ توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملزم کے لئے پھانسی کا مطالبہ "(روزنامہ نوائے وقت، لاہور، ۱۱ اپریل ۱۹۹۵ء)

—○ ○—

"پولیس پتھراؤ کرنے والوں کو نہ گرفتار کر سکی، نہ ضمانت کے لئے آنے والوں کو بچا سکی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس واقعہ کا پرچہ بھی درج نہیں ہوا"۔

(روزنامہ نوائے وقت، لاہور، ۱۰ اپریل ۱۹۹۵ء)

—○ ○—

"تھانہ شب قدر میں اس سلسلے میں جو ایف آئی آر درج کی گئی ہے اسے سربمہر کر دیا گیا ہے .... بتایا جاتا ہے کہ مقامی انتظامیہ اس واقعہ کو سیاسی رنگ دینے کی کوشش کر رہی ہے اور اس کا تعلق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے دورہ امریکہ سے جوڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے"۔

(روزنامہ الاخبار، اسلام آباد، ۱۲ اپریل ۱۹۹۵ء)

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینیجر)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London
5th May 1995 - 18th May 1995

Muslim TV AHMADIYYA

Tel: +44 181 870 0922
+44 181 874 8344
+44 181 870 8517
(Ext. 227/230)
Fax: +44 181 870 0684

FRIDAY 5TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Japan update
12.30	Learning Languages with Hazoor Lesson 11, Part 1.
1.00	News
1.30	Friday Sermon LIVE
2.40	MTA Variety : correct pronunciation of Durres-ameen
3.00	Mulaqat with urdu speaking friends
4.00	MTA Variety : Seminar Dawat Ilallah by Hafiz Muzafar Sb.
4.50	Tomorrow's Programmes

SATURDAY 6TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Eurofile:Q/A with Hazoor in Washington DC on 12/10/94 Part 1
12.30	Learning Languages with Hazoor Lesson 11, Part 2.
1.00	News
1.30	Around the Globe
2.00	Mulaqat 6/5/95
3.00	MTA Variety-German Programme.
4.00	LIQAA MA'AL ARAB 6/5/95
4.50	Tomorrow's Programmes

SUNDAY 7TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Eurofile:Q/A with Hazoor in Washington DC on 12/10/94 Part 2
12.30	Learning Languages with Hazoor Lesson 12, Part 1.
1.00	News
1.30	Around the Globe
2.00	Mualaqat 7/5/95
3.00	Letter from London.
3.30	MTA Variety German Programme
4.00	Children's Corner
4.50	Tomorrow's Programmes

MONDAY 8TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Eurofile:Q/A with Hazoor in Washington DC on 12/10/94 Part 3
12.30	Learning Languages with Hazoor Lesson 12, Part 2.
1.00	News
1.30	Around the Globe
2.00	Natural Cure
3.00	MTA Variety-German Prog
4.00	Children's Corner
4.50	Tomorrow's Programmes

TUESDAY 9TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Medical Matters
12.30	Learning Languages with Hazoor Lesson 13, Part 1.
1.00	News
1.30	Around the Globe
2.00	Natural Cure Homeopathy Lesson 80.
3.00	MTA variety
3.30	Nusrat Jahan Academy
4.50	Tomorrow's Programmes

WEDNESDAY 10TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Eurofile.
12.30	Learning Languages with Hazoor Lesson 13, Part 2.
1.00	News
1.30	Around the Globe
2.00	Eid-ul-Adha Sermon by Hazrat Khalifatul Masih IV on 10/5/95
3.00	MTA Variety-Eid Special
4.00	Children's Corner.
4.50	Tomorrow's Programmes

THURSDAY 11TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Medical Matters
12.30	Learning Languages with Hazoor Lesson 14, Part 1.
1.00	News
1.30	Around the Globe
2.00	Tarjumat-ul-Quran Lesson No.53
3.00	MTA Variety: Interview of Maulana Saeed Ansari Sahib
4.00	LIQA'A MA'AL ARAB 11/5/95
4.50	Tomorrow's Programmes

FRIDAY 12TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Japan update
12.30	Learning Languages with Huzoor
1.00	News
1.30	Friday Sermon LIVE
2.40	MTA Variety : Quiz Program about Islamic Calendars (Pakistan)
3.00	Mulaqat with Urdu speaking friends
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

SATURDAY 13TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith (English Translation)
12.00	Eurofile:Q/A with Huzoor in Spain
12.30	Learning Languages with Huzoor
1.00	News
1.30	Around the Globe: Hijrat-e-Madina by Mujeebul Rahman Sahib
2.00	Children's Corner: Hazoor meets children 13/5/95
3.00	MTA Variety-German Programme.
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

SUNDAY 14TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith (English Translation)
12.00	Eurofile:Q/A with Huzoor in Spain
12.30	Learning Languages with Huzoor
1.00	News
1.30	Around the Globe
2.00	Mualaqat 14/5/95
3.00	Letter from London.
3.30	MTA Variety German Programme
4.00	LIQA'A MA'AL-ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

MONDAY 15TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Malfoozat
12.00	Eurofile:Q/A with Huzoor in Spain
12.30	Learning Languages with Huzoor
1.00	News
1.30	Around the Globe Seerat-tu-Nabi by Hafiz Muzaffar Ahmad
2.00	Natural Cure Homeopathy Lesson No.81
3.00	MTA Variety-German Prog Tabligh in Bangla with M. Ataullah Kalim
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

TUESDAY 16TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Seerat-tu-Nabi
12.00	Medical Matters "Health care of Mother and Child"
12.30	Learning Languages with Huzoor
1.00	News
1.30	Around the Globe
2.00	Natural Cure Homeopathy Lesson No.82
23.00	MTA variety German Prog. Introduction of " The Philosophy of the principle of Islam" M. Abdul Basit Shahid
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

WEDNESDAY 17TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Malfoozat
12.00	Eurofile:Q/A with Huzoor in Spain
12.30	Learning Languages with Hazoor
1.00	News
1.30	Around the Globe
2.00	Tarjamat-ul-Quran Class No.56
3.00	M.T.A variety
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

THURSDAY 18TH MAY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Medical Matters First Aid by Dr. Mujeeb ul Haq
12.30	Learning Languages with Hazoor
1.00	News
1.30	Around the Globe
2.00	Tarjumat-ul-Quran Lesson No.57
3.00	MTA Variety: "Our History " by Mujeeb-ur-Rahman Sb.
4.00	LIQA'A MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Programmes or their timings may change without further notice .

Al Fazl International Weekly, London

16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587

TELEPHONE NO. 081-870 8517

FAX NO. 081-870 1095

Vol. 2 Friday, May 5, 1995 No. 18

شذرات

(م-ا-ح)

آج کل اخبارات میں اس فریاد کا بہت چرچا ہے جو پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے امریکہ سے کی ہے کہ انہیں اپنے ملک میں فرقہ واریت اور دہشت گردی کا توڑ کرنے میں مدد دی جائے۔ لوگ حیران ہیں کہ اس معاملے میں بھلا امریکہ کیا کر سکتا ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ یہ سارا کیا دھرا ہی امریکہ کا ہے اس لئے چور سے کہنا کہ ہمارے گھروں کا پہرہ دے یا آگ لگانے والے سے آگ بجھانے کی ترکیبیں پوچھنا کہاں کی دانشمندی ہے۔ بعض نے اسے پاکستان کے اندرونی معاملات میں امریکی مداخلت کی دعوت کہا ہے اور ملاؤں کی ایک "قومی یک جہتی کانفرنس" میں "اسلام خطرے میں ہے" کا نعرہ لگایا گیا ہے (جنگ لندن ۲۵ مارچ ۱۹۹۵ء)۔ سیدھے سادھے عوام یہ پوچھتے ہیں کہ جب دہشت گردی اور امن شکنی کے تدارک کے لئے قانون موجود ہے، قانون نافذ کرنے والے ادارے قائم ہیں، عدالتیں لگتی ہیں اور جیل خانے آباد ہیں تو پھر ان سے کام کیوں نہیں لیا جاتا۔ ان میں سے کون سا مرحلہ ایسا ہے جس میں غیر کی مدد پکارنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے ایک باخبر دوست کا خیال ہے کہ مجرموں کا تو سب کو علم ہے اصل مشکل ان کو پکڑ کر اندر کرنے کی ہے اور چونکہ وزیر اعظم صاحبہ خود شیر پر سوار ہیں (اتریں تو وہ انہیں کھا جائے گا) اس لئے امریکہ سے آلات گرفتاری اور ٹکنالوجی کی بھیک مانگ رہی ہیں بلکہ اشاروں کنایوں میں یہ کہہ رہی ہیں کہ جب تم اپنے شہریوں کے قاتل ہمارے ملک سے پکڑ سکتے ہو تو ہمارے مجرم بھی پکڑ دو بلکہ احسان کرو تو انہیں بھی اپنے ہاں لے جاؤ۔ اگرچہ یہ ہمارے محترم قارئین کی طبع رسا پر بار ہوگا لیکن ان کی مشکل سمجھنے کے لئے یہاں ہم کھچڑی کھانے کے پانچ طریقوں کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ آپ زمین ٹھیکہ پر لیں، اس میں دال اور چاول کاشت کریں۔ بھینس پالیں اور گھر کا مکھن مہیا کریں، کنواں کھودیں اور پانی نکالیں، کھیوڑے سے نمک کی ڈلی لائیں، ایندھن آپ کے خود کاشتہ ببول کے درخت سے اترے۔ سب کچھ جمع ہو جائے تو کھچڑی پکائیں اور نوش جان کریں۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ سب اجزاء دال، چاول، گھی، نمک، مسالے بازار سے خرید لائیں اور کھچڑی بنالیں۔ اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تو ہم پکی پکائی گھی نچڑتی ہوئی کھچڑی کشتی میں لگا کر دسترخوان پر رکھ دیتے ہیں۔ آپ صرف تناول فرمانے کی زحمت کرلیں۔ لیکن اگر اسے نگلنا بھی آپ کو گوارا نہ ہو تو پانچویں اور آخری صورت یہ ہے کہ ہم اپنے انگوٹھے کی مدد سے ہر لقمہ آپ کے حلق سے نیچے اتارتے جائیں۔

اس سارے قصے میں ہمیں یہی نظر آیا ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کے ملزموں کی تلاش، گرفتاری اور انجام رسانی ہمارا پکا دوست امریکہ کرے۔ انہیں چھونے سے ہمارے تو ہاتھ جلتے ہیں۔

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ پرشور احتجاج، دائیں بازو کی ایک سیاسی جماعت (مسلم لیگ جونیجو گروپ) کے صدر اور رکن قومی اسمبلی جناب حامد ناصر صاحب چٹھہ کی طرف سے ہوا ہے۔ فرماتے ہیں:

"بنیاد پرستی ہمارے گھر کا معاملہ ہے،
غیر ملکی تعاون مانگنے کی ضرورت نہیں"۔
(روزنامہ جنگ لندن، ۳۰ مارچ ۱۹۹۵ء)

بات تو ٹھیک ہے۔ ہمارا اپنا گھر ہے اس میں جو چاہے کریں۔ ہماری اپنی تھالی ہے اس میں جو چاہے ڈال کر کھائیں۔ بے نظیر بھٹو کون ہوتی ہیں جو ہمارے گھریلو معاملات میں امریکہ جیسے دوست کو بیچ میں لانا چاہتی ہیں۔

اس سارے اضطراب کی ایک وجہ جو مفکرین سیاست نے دریافت کی ہے وہ یہ ہے کہ ملکی مسائل کی فہرست میں وزیر اعظم نے انتہا پسندی (یا مسلم انتہا پسندی) کو بھی شامل کر دیا ہے۔ حالانکہ ان اصحاب کے نزدیک یہ تو ایک اثاثہ ہے نہ کہ عارضہ۔ چنانچہ اس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے روزنامہ جنگ لاہور کے ایڈیٹر اور سیاسی کالم نگار جناب ارشاد احمد حقانی نے لکھا ہے:۔

"وزیر اعظم کی گفتگو سے یہ تاثر ملا کہ وہ "مجرد انتہاپسندی" کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی امریکہ سے براہ راست مدد مانگ رہی ہیں۔ اگر وزیر اعظم کا مفہوم یہی تھا تو یہ انتہائی قابل اعتراض بات تھی۔ اگر پاکستان میں مذہبی انتہا پسندی کا کوئی مسئلہ موجود ہے تو یہ ہمارا داخلی معاملہ ہے۔ اس پر امریکہ یا کسی بھی ملک سے امداد طلب کرنے کا قطعاً کوئی جواز نہیں"۔
(روزنامہ جنگ لندن، یکم اپریل ۱۹۹۵ء)

اس کے بعد حقانی صاحب نے "انتہاپسندی" کے مختلف مظاہر پر خامہ فرسائی کی ہے۔ ان کے خیال میں پاکستان اور ایران سے کہیں زیادہ انتہا پسند سعودی عرب ہے جہاں عورت چہرہ نہیں کھول سکتی، گاڑی نہیں چلا سکتی، چوروں کے ہاتھ پاؤں کٹتے ہیں اور منشیات اور جنسی جرائم کی تعزیر میں سر قلم ہوتے ہیں۔ اگر سعودی عرب، لیبیا، شام یا ایران سے موازنہ کیا جائے تو پاکستان بے چارہ تو کسی شمارہ میں ہی نہیں۔ لیکن اگر امریکہ اور بے نظیر کی عینک سے دیکھا جائے تو لیبیا، ایران اور پاکستان تو بنیاد پرست، انتہا پسند اور دہشت گرد ہیں اور سعودی عرب، معصوم محض ایک اچھا بچہ ہے۔

مذہبی عناصر اور دائیں بازو والوں کا اپنی اس روش پر فخر کرنا ہماری سمجھ میں اس لئے نہیں آتا کہ اپنے مونہوں سے تو یہ لوگ اسلام کی اعتدال پسندی، رواداری اور معقولیت کے راگ الاپتے نہیں تھکتے۔ نصیحت کرتے وقت ہمیں "خیر الامور اوسطہا" کے درس دیتے ہیں لیکن ان کی دکھتی رگ پر ذرا کوئی انگلی رکھے تو "ہاں ہم انتہاپسند ہیں، ہمیں اپنی بنیاد پرستی پر فخر ہے۔ بیٹھے ہیں دھرنا مار کے کوئی ہمیں ہٹائے کیوں" چیخنے لگتے ہیں۔ بہر صورت، یہ جانیں اور ان کا کام۔

جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں اس سارے واویلے میں اصل خوف امریکی انگوٹھے کا ہے۔ یہ جس کسی دوست کے حلق تک پہنچا ہے وہاں رکا نہیں۔ اس کے پیچھے پیچھے پورا بازو اندر گیا ہے۔ کئی سابق دوستوں کے گلے میں اترے ہوئے امریکی بازو آج بھی دکھائی دیتے ہیں۔ بے چاروں کی پھٹی ہوئی آنکھیں اور رکے ہوئے سانس زبان حال سے فریاد کرتے ہیں کہ ۔

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو

یا

جو میں اتنا جانتی پریت کئے دکھ ہوئے
نگر ڈھنڈورا پیٹتی، پریت کرے نہ کوئے (امریکہ سے)

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

چیچنیا میں ۴ ہزار بچے ہلاک

چیچنیا پر روسی جارحیت کے نتیجہ میں دو ماہ کے قلیل عرصہ میں ۲۴ ہزار شہری ہلاک ہوئے جن میں چار ہزار بچے شامل ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ جنگ عظیم دوم میں پولینڈ میں اتنی مقدار میں شہری ہلاک ہوئے تھے۔ روس کی اس کاروائی میں دو لاکھ ۵۰ ہزار افراد گھر سے بے گھر ہوئے۔ گروزنی کا شہر ملبے کا ڈھیر بن چکا ہے۔ نصف سے زائد شہر دوبارہ تعمیر کرنا پڑے گا۔ اس وقت بھی شہر میں دس ہزار کے لگ بھگ باشندے ہیں جس میں سے بہت سے عمر رسیدہ افراد ہیں۔ شہر میں پینے کا پانی میسر نہیں اور گندے پانی کے نکاس کا سسٹم تباہ ہو چکا ہے۔

پادری بھاگ گیا

[کمبوڈیا] ایک امریکن پادری نے جس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ پبلک میں بیماروں کو شفا بخشنے کا معجزہ دکھائے گا جب وہ ایسا نہ کر سکا تو ہجوم طیش میں آگیا اور پادری نے اسی میں عافیت سمجھی کہ وہ واپس اپنے ہوٹل میں پناہ لے لے۔ مگر لوگوں نے اسے پکڑنے کے لئے ہوٹل کا محاصرہ کر لیا تاہم پادری کسی طرح فرار ہو کر ملک چھوڑ گیا۔

مسجد کو شہید کرنے کا منصوبہ

[انڈیا] "دسمبر ۱۹۹۲ء میں اجودھیا میں بابری مسجد شہید کرنے کے بعد ہندوستان کے انتہا پسند ہندوؤں نے وارانا سی میں سترھویں صدی کی بنی ہوئی ایک قدیم مسجد کو شہید کرنے کی مہم شروع کر دی ہے۔

ان ہندوؤں کا کہنا ہے کہ مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے یہ مسجد ہندوؤں کے ایک مندر کو مسمار کر کے بنوائی تھی۔ اے۔ الیف۔ پی۔ نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق پچاس ہزار ہندو ایک قریبی مندر میں اس مقصد کے لئے جمع ہو رہے ہیں کہ اس مسجد کو بزور طاقت گرا دیا جائے۔ چنانچہ پولیس اور پیراملٹری فورس کے ہزاروں اہل کاروں نے مسجد کو بچانے کے لئے انتظامات کئے ہیں"۔

کتنی حیرت کی بات ہے کہ پاکستان میں مساجد پر حملہ کرنے والے اور ان کو بم دھماکوں میں اڑانے والے نام نہاد مسلمان مذہبی لیڈر اور ان کے چیلے چانٹے ہیں جبکہ ہندوستان میں یہی کام انتہا پسند ہندو لیڈر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان دونوں قسم کے ظالموں سے محفوظ رکھے۔

نیا عالمی ریکارڈ

[پاکستان] سکھر پاکستان سے تعلق رکھنے والے ایک زمیندار نے فی ایکڑ قطعہ اراضی سے ۱۴۱ من گندم پیدا کر کے نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔

اس نے بیج کے طور پر "سرسبز" استعمال کیا ہے جو نیا تجرباتی بیج ہے۔ ایٹمی انرجی ایگریکلچر ریسرچ سنٹر ٹنڈوجام کے ڈائریکٹر خوشنود احمد صدیقی نے گزشتہ دنوں ایک ماہنامہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ ایٹمی شعاعوں کی مدد سے پودوں کے اندر اپنی مرضی اور پسند کے جینز (Genes) میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ "سرسبز" بیج انہیں کا تیار کردہ ہے۔

آسٹریلیا میں غربت

[آسٹریلیا]۔ آسٹریلیا کے اعداد و شمار کے بیورو کے ایک جائزے کے مطابق ملک کے اصلی باشندے Aborignies نہایت کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ جائزہ سولہ ہزار Aborignies سے سوالات کر کے تیار کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ Aborignies کی تعداد کا ۱/۳ حصہ اتنا مفلوک الحال ہے کہ اسے یہ بھی علم نہیں کہ اگلے وقت کا کھانا میسر ہوگا کہ نہیں۔

آسٹریلیا میں اس قسم کے سب سے پہلے سروے کے مطابق Aborignies کا ۳۸ فیصد بے روزگار ہے جبکہ آسٹریلیا کے دوسرے باشندوں میں شرح بے روزگاری صرف ۹ فیصد ہے۔ سروے سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ Aborignies کی بھاری تعداد مہلک اور دیرینہ بیماریوں میں مبتلا رہتی ہے۔

—○○—

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے